SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, March 28, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at 10.30 of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِىْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِىْ يَوْمَيْنِ وَ تَجْعَلُوْنَ
لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِىَ مِنْ فَوْقِهَا
وَ بٰرَكَ فِيْهَا وَ قَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِىْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝
ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا
طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ
فِىْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِىْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

(سورۃ حٰم السجدہ آیت ۹ تا ۱۱)

[ترجمہ : کہو کیا تم اس اللہ سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور بتوں کو اس کا مدِمقابل بناتے ہو، وہی تو سارے جہاں کا مالک ہے اور اسی نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے اور زمین میں برکت رکھی اور اس میں سامان معیشت مقرر کیا سب چار دن میں اور تمام طلب گاروں کے لئے یکساں۔ پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا تو اس نے اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں آؤ خواہ خوشی سے خواہ ناخوشی، اسے انھوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں پھر دو دن میں سات آسمان بنائے۔ اور ہر آسمان میں اس کے کام کا حکم بھیجا اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں یعنی ستاروں سے مزین کیا اور شیطانوں سے محفوظ رکھا یہ زبردست اور خبردار کے مقرر کئے ہوئے اندازے ہیں ۔]

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, March 28, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at 10.30 of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَئِنَّکُمۡ لَتَکۡفُرُوۡنَ بِالَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ فِیۡ یَوۡمَیۡنِ وَ تَجۡعَلُوۡنَ
لَہٗۤ اَنۡدَادًا ؕ ذٰلِکَ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۚ وَجَعَلَ فِیۡہَا رَوَاسِیَ مِنۡ فَوۡقِہَا
وَ بٰرَکَ فِیۡہَا وَ قَدَّرَ فِیۡہَاۤ اَقۡوَاتَہَا فِیۡۤ اَرۡبَعَۃِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیۡنَ ۝
ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ وَ ہِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَہَا وَ لِلۡاَرۡضِ ائۡتِیَا
طَوۡعًا اَوۡ کَرۡہًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَیۡنَا طَآئِعِیۡنَ فَقَضٰہُنَّ سَبۡعَ سَمٰوَاتٍ
فِیۡ یَوۡمَیۡنِ وَ اَوۡحٰی فِیۡ کُلِّ سَمَآءٍ اَمۡرَہَا ؕ وَ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا
بِمَصَابِیۡحَ ٭ۖ وَ حِفۡظًا ؕ ذٰلِکَ تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ۝

(سورۃ حٰم السجدہ آیت ۹ تا ۱۱)

[ترجمہ : کہو کیا تم اس اللہ سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور
بتوں کو اس کا مدِ مقابل بناتے ہو، وہی تو سارے جہان کا مالک ہے اور اسی نے زمین میں اس کے اوپر
پہاڑ بنائے اور زمین میں برکت رکھی اور اس میں سامانِ معیشت مقرر کیا سب چار دن میں اور تمام
طلب گاروں کے لئے یکساں۔ پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا تو اس نے اس سے اور زمین
سے فرمایا کہ دونوں آؤ خواہ خوشی سے خواہ ناخوشی، ا نہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں پھر دو دن میں سات آسمان
بنائے۔ اور ہر آسمان میں اس کے کام کا حکم بھیجا اور ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں یعنی ستاروں سے مزین کیا
اور شیطانوں سے محفوظ رکھا یہ زبردست اور خبردار کے مقرر کئے ہوئے اندازے ہیں ۔]

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : سوالات ، سوال نمبر ۲۱ ، مسٹر محسن صدیقی ۔

MANUFACTURING OF CARS AND BUSES

21. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui :** Will the Minister for Production be pleased to state the number of cars, trucks and buses manufactured in the country in each year since 1986, separately in each case ?

Raja Shahid Zafar : The Production figures of cars, trucks and buses since 1986 are as under :

	1985-86	1986-87	1987-88	1988-89 (July-88—Jan-89)
Suzuki Cars				
800cc	15980	13691	18683	8296
1000cc	—	—	342	1247
Total ..	15980	13691	19025	9543
Trucks				
Bedford	864	885	693	160
Isuzu	730	473	277	235
Hino	837	932	1178	687
Nissan	854	835	837	398
Total ..	3285	3125	2985	1489
Buses				
Bedford	373	217	260	87
Isuzu	123	148	48	72
Hino	115	278	390	240
Nissan	138	156	168	196
Total ..	749	799	866	595

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Supplementary, Sir. Would the honourable Minister inform us as about the reason and cause for the decrease in the production in the year 1985-86 and 1986-87.

Raja Shahid Zafar : Will you please repeat your question.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : What is the reason or causes for the decrease of production in 1986-87.

Raja Shahid Zafar : You are asking regarding trucks ?

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Suzuki cars also.

راجہ شاہد ظفر : جناب چیئرمین ! بعض اوقات ہمیں kits کا مسئلہ ہو جاتا ہے جتنی kits کی ضرورت ہوتی ہے وہ نہیں ملتیں آپ نے دیکھا ہو گا کہ ۸۸ - ۱۹۸۷ء میں پھر production بڑھ گئی ہے ۔

So, this depends on the imported kits we get from Japan.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Is the Government aware that the capacity of the present manufacturing units does not meet even 5% of the demand. Would the Government consider new proposals for setting up various types of automobile industry in the country specially in the private sector ?

راجہ شاہد ظفر : جناب چیئرمین ! پاک سوزوکی موٹرز کمپنی نے foundation stone lay کر دیا ہے اس پر کام شروع ہو چکا ہے اور تقریباً ایک ڈیڑھ سال کے عرصے میں مکمل ہونے کے بعد جو ہماری production capacity ہے وہ بڑھ جائے گی اور اس کے علاوہ ہماری حکومت سوچ رہی ہے پرائیویٹ سیکٹر میں کہ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو شائد کوئی نیا پلانٹ لگایا جائے ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : I wanted to know what is the percentage of production of automobiles by your units and imports. That was my question.

جناب چیئرمین : وہ جاننا چاہ رہے ہیں کہ imports کے مقابلے میں جو domestically آپ produce کرتے ہیں اس کی percentage کیا ہے ۔

Raja Shahid Zafar : We are meeting almost 60% of the demand.

اس کے بعد اور improve ہو جائے گی لیکن اگر ضرورت محسوس ہوئی تو جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہم اس بارے میں سوچ رہے ہیں کہ پرائیویٹ سیکٹر میں کوئی پلانٹ لگایا جائے۔

Mr. Chairman : Any other supplementary question ?

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Yes, Sir. What is the procedure and the steps that the present Government proposes to improve the efficiency and working of these units ?

جناب چیئرمین : یہ تو بہت لمبی بات ہو جائیگی۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Then we can put it in a different manner. What is the delivery time of a Suzuki car and is there any quota on which the Minister can recommend and a person can get a car out of turn ?

Raja Shahid Zafar : Normally waiting time is 22 months. There is a quota of 10% of the total production—8% is with the Minister, 1% is with the Secretary Production and 1% with Chairman PACO and in special cases like worthy Members of the Senate and Members of the National Assembly, they would like to get the priority they are most welcome.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : What is the criterion of Minister's allocation?

Raja Shahid Zafar : The criterion is the discretion of the Minister.

جناب شاد محمد خان : جناب والا! یہاں تو سوزوکی کار کی بات ہوئی ہے جو ٹرکس کی کمی ہے وہ آپ کس طرح پوری کریں گے۔

راجہ شاہد ظفر : جناب چیئرمین! ٹرکس کی کوئی کمی نہیں ہے۔ جتنے ٹرکس چاہییں ہم بنا کر آپ کو دے سکتے ہیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی = محترم وزیر صاحب یہ ارشاد فرماتے ہیں
کہ جتنے ٹرکس کی ضرورت ہے ہم پروڈیوس کر کے دے سکتے ہیں
بالکل بجا لیکن سوال یہ ہے کہ ۸۶۴ ٹرکس سے کم ہو کر یہ تعداد ۱۶۰
ہو گئی ہے اس کمی کو یہ کیسے پورا کریں گے۔

راجہ شاہد ظفر = جناب چیئرمین! افغانستان کے حالات کی وجہ
سے وہاں سے کچھ ٹرکس پاکستان میں آ گئے تھے اس وجہ سے کچھ
کام انہوں نے لے لیا تھا اور میرا خیال ہے کہ ان کے واپس جانے
کے بعد ہمیں جو ضرورت ہو گی ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ وہ پوری
کر سکیں۔

جناب چیئرمین = اگلا سوال، جناب محمد محسن صدیقی صاحب۔

TREATMENT OF ALCOHOLIC AND DRUG ADDICTS

22. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui :** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to set up an Institute of alcoholics and drug addicts in all major cities of Pakistan or special wards for treatment and rehabilitation of such patients in Government run hospitals ?

Syed Amir Haider Kazmi : There is no proposal under consideration of the Federal Government to set up an institute of alcoholics and drugs addicts.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Is there any arrangement in the existing hospitals for the treatment of alcoholic and drug addicts ?

سید امیر حیدر کاظمی = جناب چیئرمین! شراب اور منشیات
کے عادی افراد کے علاج کی سہولت پورے ملک کے تمام ہسپتالوں
میں موجود ہے لیکن اس کے علاوہ پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کے زیر
اہتمام ۲۸ سنٹرز پورے ملک میں کام کر رہے ہیں جہاں شراب اور
منشیات کے عادی افراد کے لیے خصوصی علاج معالجے کی سہولت حاصل

[Syed Amir Haider Kazmi]

ہے اور ہماری حکومت نے اس لعنت کو ختم کرنے کے لئے خصوصی طور پر منشیات کے خاتمے کے لئے خصوصی ڈویژن قائم کیا ہے اور ہمیں توقع ہے کہ اس ڈویژن کے قیام کے بعد ملک میں منشیات کے خاتمے کی مہم جو ہم شروع کر رہے ہیں اس کے ساتھ ہی ساتھ جو افراد اس موذی عادت میں مبتلا ہیں ان کو بحال کرنے کے لئے بھی اس ادارے کی طرف سے مثبت اقدام کئے جائیں گے لیکن وفاقی وزارت صحت کی طرف سے ایسی کوئی تجویز اس لئے زیر غور نہیں ہے کہ ہمارے ملک میں شراب پر پابندی ہے اور اس مرض میں بہت کم لوگ مبتلا ہیں اور ان کے لئے ۲۸ ادارے ویسے ہی موجود ہیں لیکن منشیات ہیروئن یا دوسری چیزوں میں لوگ ملوث ہیں ان کے لئے وزارت میں ایک سپیشل ڈویژن قائم کیا گیا ہے اس کے ذریعے بہت سی تجاویز زیر غور ہیں ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Is the honourable Minister aware that in all the developed and civilized countries including the developing countries there are institutes which are specifically fitted and equipped for treatment and rehabilitation of these addicts, has he been informed about it and even in India there is an institute, why in Pakistan such institute is not under consideration and is this not a failure of the Federal Government to do the same ?

سید امیر حیدر کاظمی : میں نے صرف یہی کہنا ہے کہ گورنمنٹ اگر اس پر توجہ نہ دیتی تو خصوصی طور پر منشیات کے خاتمے کے لئے نئی ڈویژن کا قیام عمل میں نہ لاتی حکومت نے منشیات کے سلسلے میں ایک نئی ڈویژن قائم کی ہے ہمیں توقع ہے اور میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں اس ڈویژن کے قیام کے بعد ہماری حکومت ایسے اقدام اٹھائے گی کہ منشیات کے خاتمے اور اس کے عادی افراد کی بحالی کے لئے موثر اقدام کئے جائیں۔

جناب چیئرمین : بہرہ ور سعید صاحب ۔

اخوند زادہ بہرہ ور سعید : کیا حکومت قانون سازی کے لئے تیار ہے جس میں منشیات کے کاروبار کرنے والے یا پینے والے کو سزائے موت دی جا سکے جس طرح سے اور ممالک میں ہے ۔ ایران اور ملائشیا میں ہے ۔

سید امیر حیدر کاظمی : جناب چیئرمین ! معزز ممبر کی طرف سے بہت اچھی تجویز ہے اور یقیناً حکومت ایسے سخت اقدام کے سلسلے میں غور کرنے کے لئے تیار ہے اور ہم ان کی اس تجویز پر غور کریں گے ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Is the honourable Minister aware that there is a foreign aid for the purposes of treatment and rehabilitation of alcoholics and drug addicts and how this money is being spent ?

سید امیر حیدر کاظمی : جناب چیئرمین ! میرے علم میں کوئی ایسی فارن ایڈ نہیں ہے جو وزارت صحت کو ایسے rehabilitation لوگوں کی کے لئے ملتی ہو ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would the Minister try to investigate the matter and inform this House because I have definite information that there are foreign aids coming ?

سید امیر حیدر کاظمی : میرے خیال میں معزز ممبر اس کے لئے فریش کوئسچن دیں تو میں معلوم کرکے اس کا جواب دے سکتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : یہ انفارمیشن مانگ رہے ہیں آپ پتہ کرکے اگلے روٹا ڈے پر دے دیں ۔

جناب محمد ابراہیم بلوچ : کیا وزیر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ منشیات میں جو بڑے بڑے لوگ involve ہیں کیا گورنمنٹ ان کو بھی کوئی سزا دے سکتی ہے یا نہیں ؟

جناب چیئرمین : اس سوال کا یہ جواب ہے ، جو بھی اس میں ملوث پایا گیا قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی ۔ اگلا سوال جناب محمد اسحاق بلوچ صاحب ۲۳-

JPMC KARACHI AND FGSH ISLAMABAD

23. *Mr. Muhammad Ishaq Baluch (put on his behalf) : Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state the annual budget and the total number of sanctioned staff of the Jinnah Postgraduate Medical Centre, Karachi, and Federal Government Services Hospital, Islamabad, separately in each case indicating also the total number of indoor and outdoor patients examined in these hospitals during the last financial year ?

Syed Amir Haider Kazmi : Jinnah Postgraduate Medical Centre, Karachi.

		Rs.
(a)	Budget for 1987-88	92.721 Million
(a)	Total number of sanction staff	2,284
(c)	Total number of Indoor patients	24,060
(d)	Total number of Outdoor patients	1,120,281

Federal Government Services Hospital, Islamabad.

		Rs.
(a)	Budget for 1987-88	72.165 Million
(b)	Total number of sanctioned staff	1,085
(c)	Total number of Indoor patients	15,116
(d)	Total number of Outdoor patients	1,279,478

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری سوال۔

جناب حسین بخش بنگلزئی : کیا محترم وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جناح پوسٹ گریجویٹ سنٹر میں داخل کئے گئے مریضوں کی کل تعداد ۲۴۰۶۰ ہے اور اس کے مقابلے میں فیڈرل گورنمنٹ سروسز ہسپتال اسلام آباد میں داخل کئے گئے مریضوں کی کل تعداد ۱۵۱۱۶ ہے۔ اس کے بعد

بیرونی مریضوں کی تعداد جے پی ایم سی میں ۱۱۲۰۲۸۱ ہے اور ۷۸۴۷۹ ۱۲۷۹۸۴۷۸
اسلام آباد میں ہے اور جہاں تک بجٹ کا تعلق ہے اس میں ۹۲ ملین ہے
اور اسلام آباد میں ۷۲ ملین ہے جبکہ کراچی میں، میں سمجھتا ہوں کہ روز
بروز بڑھتی ہوئی آبادی کے لحاظ سے جناح میڈیکل سنٹر کو اس بجٹ
کے حوالے سے بجٹ بہت کم دیا جا رہا ہے کیا کوئی اس قسم کی تجویز
وزارت صحت کے زیر غور ہے کہ جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر
کے بجٹ کو revise کیا جا سکے اور کراچی کی بڑھتی ہوئی آبادی کے
حوالے سے مقابلتاً سروسز ہسپتال کے اس کو زیادہ بجٹ دیا جائے۔

سید امیر حیدر کاظمی : جناب چیئرمین صاحب اصل میں اسلام آباد
فیڈرل ہسپتال سے مراد موجودہ فیڈرل ہسپتال ہی نہیں ہے بلکہ اس
کے ساتھ اسلام آباد اور راولپنڈی میں ۲۸ ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں
جو اس کے ساتھ اٹیچ ہیں اس کے بعد ان ڈور اور آؤٹ ڈور مریضوں کی
تعداد ہم نے بتائی ہے لیکن کراچی میں چلڈرن ہسپتال اور جناح ہسپتال
کے مریضوں کی تعداد بتائی ہے میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اس
کے باوجود کراچی میں ہسپتال کی بڑی خراب صورت حال ہے اور وہاں
کے مریضوں کو بڑی تکلیفیں ہیں اور حکومت کوشش کر رہی ہے کہ اس
سال ان کی گرانٹ میں اضافہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۲۴ جناب محمد اسحاق خاں بلوچ صاحب۔

STAFF OF J.P.M.C. KARACHI

24. ***Mr. Muhammad Ishaq Baluch** (put on his behalf) : Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state the names of Professors, Associate Professors and Assistant Professors working in Jinnah Post-graduate Medical Centre (JPMC) Karachi, indicating also their place of domicile separately in each case ?

Syed Amir Haider Kazmi : The names of Professors, Associate Professors and Assistant Professors working in Jinnah Post-graduate Medical Centre, Karachi alongwith their place of domicile are as under : –

	Name	Domicile
	1	2
1.	Dr. Muhammad Atta-ur-Rahman	Sindh (Urban)
2.	Dr. S. M. Rab	Sindh (Urban)
3.	Dr. N. A. Jafary	Sindh (Urban)
4.	Dr. Mrs. Amtul Hafeez	Sindh (Urban)
5.	Dr. S. Hasan Manzoor	Sindh (Urban)
6.	Dr. S. M. Sami Ashraf	Punjab
7.	Dr. S. Hamid Shafqat	Sindh (Urban)
8.	Dr. Nizamul Hasan	Sindh (Urban)
9.	Dr. T.H. Kirmani	Sindh (Urban)
10.	Dr. Iqtidar Hamid Bhatti	Punjab
11.	Dr. Zeenat Isani	Sindh (Rural)
12.	Dr. Mrs. Hamida Jamil	Sindh (Urban)
13.	Dr. S. Shabih Haider Zaidi	Sindh (Urban)
14.	Dr. Muhammad Zahoor Janjua	Punjab
15.	Dr. Ahmed Kamal	Punjab
16.	Dr. Irshad Waheed	Sindh (Urban)
17.	Dr. Sadiqa N. Jaffary	Sindh (Urban)
18.	Dr. S. Haroon Ahmed	Sindh (Urban)
19.	Dr. S. Mahmood Alam	Sindh (Urban)
20.	Dr. Hasan Aziz	Punjab
21.	Dr. Manzoor Ali Arif	Punjab
	Associate Professors	
1.	Dr. Syed Naseem Haider Rizvi	Punjab
2.	Dr. Miss Zenab Mehar Hasan	Sindh (Urban)
3.	Dr. Syed Rafiuddin Ahmed Kirmani	Sindh (Urban)
4.	Dr. Syed Aijaz Ali	Sindh (Urban)
5.	Dr. Muhammad Saleh Memon	Sindh (Urban)
6.	Dr. Ali Jafar Naqvi	Sindh (Urban)
7.	Dr. Abdul Baseer	Punjab
8.	Dr. Rashid Jooma	Sindh (Urban)
9.	Dr. Saghir Ahmed	Punjab

1	2
10. Dr. Faiz Muhammad Khan	Sindh (Urban)
11. Dr. Mashoor Alam Shah	Sindh (Rural)
12. Dr. Muhammad Aslam Khan	N.W.F.P.
13. Dr. Mazhar-ul-Haq	Punjab
14. Dr. Saghir Ahmed	Punjab
15. Dr. Abdul Aziz	Sindh (Urban)
16. Dr. Muhammad Sultan Farooqui	Sindh (Urban)
17. Dr. Abdul Majeed Baloch	Baluchistan
18. Dr. Abdul Majeed	Punjab
19. Dr. S. Faheem-ul-Haq	Sindh (Urban)
20. Dr. Kazi Abdul Shakoor	Sindh (Rural)
21. Dr. Mirza Zaka Ullah Beg	Sindh (Urban)
22. Dr. Shabbir Hussain	Punjab
23. Dr. Hasan Fatima Jaffary	Sindh (Rural)
24. Dr. Rana Nazam Jamillie	Punjab
25. Dr. Shabbir A. Naeem	Punjab
26. Dr. Jaman Das Manjiani	Sindh (Rural)
27. Dr. S. Saeed Ahmed Jilani	Sindh (Urban)
Assistant Professors	
1. Dr. Mir Rehman Ali Hashmi	Sindh (Urban)
2. Dr. Rashid Ahmed Ch.	Punjab
3. Mr. Khemomal Kariara	Sindh (Rural)
4. Dr. I. H. Alvi	Punjab
5. Dr. Mrs. Bushra Minhas Ashiq	Punjab
6. Dr. Qaiser Jehan	Punjab
7. Dr. Muhammad Sulaiman Shaikh	Sindh (Rural)
8. Dr. Nasir Khan Jakhrani	Sindh (Rural)
9. Dr. Abdul Jalil	Punjab
10. Dr. T. S. Haroom	Punjab
11. Dr. (Mrs.) Munaza Perveen	Punjab
12. Dr. Vasdeve Harani	Sindh (Urban)
13. Dr. Ahmed Irfan Hameed	Punjab
14. Dr. Mushtaq Ahmed Memon	Sindh (Urban)
15. Dr. Tawkir Ahmed	Sindh (Urban)
16. Dr. (Mrs.) Najma Akhtar Jabeen	Sindh (Urban)
17. Dr. Shamim Nazir Sheikh	Sindh (Urban)
18. Dr. Iaqbal Ahmed Qureshi	Baluchistan
19. Dr. Afroz Ramzan	Baluchistan
20. Dr. Qamar Jamal	Sindh (Urban)
21. Dr. Tasneem Aslam	Punjab

	1	2
22.	Dr. Ghulam Mahboob	Punjab
23.	Dr. Assadullah Khan	N.W.F.P.
24.	Dr. Ahmed Fawad	Punjab
25.	Dr. Mumtaz Mehar	Sindh (Rural)
26.	Dr. Ilyas A. Rajput	Sindh (Rural)
27.	Dr. Miss Rehana Meher	Punjab
28.	Dr. M. Idrees	Sindh (Urban)
29.	Dr. Pervez Ashraf	Punjab
30.	Dr. Abdul Sattar Memon	Sindh (Rural)
31.	Dr. M. Anwar Khan	Sindh (Urban)
32.	Dr. Shabnam Farooqui	Sindh (Urban)
33.	Dr. Abdul Moid Kazi	Sindh (Rural)
34.	Dr. Najma Khushtar	Punjab

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری جی جناب بجرانی صاحب ۔

میر ہزار خان بجرانی : کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ یہاں پر پروفیسرز کی جو لسٹ فراہم کی گئی ہے وہ ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز کی ہے ۔ پروفیسرز میں سے ۲۱ میں سے صرف سندھ رورل کی ایک ڈاکٹر زینت عباسی ہیں ، ایسوسی ایٹ پروفیسرز میں سے ۲۷ میں سے تین سندھ رورل سے ہیں اور اسسٹنٹ پروفیسرز میں سے ۳۴ میں سے ۷ کا تعلق سندھ رورل سے ہے تو کیا وجہ ہے کہ انہیں سندھ رورل سے پروفیسرز ، ڈاکٹرز ملتے نہیں یا انہیں ہسپتال میں رکھا نہیں جاتا ۔

سید امیر حیدر کاظمی : جناب چیئرمین ! معزز ممبر کے سوال کے جواب میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناح ہسپتال میں جو appointments ہوتی ہیں اور ان میں سے جو ۸۰ فیصد پروموشن ہوتی ہیں وہ existing posts پر merit کے حساب سے ہوتی ہیں اور ۲۰ فیصد

جو پروموشن ہوتی ہیں وہ ڈائریکٹ ہوتی ہیں اور اس کا ایک فارمولا ہے اور اس فارمولے کے حساب سے جب بھی appointments ہوئی ہیں اور promotions ہوئی ہیں وہ کوٹہ کے مطابق ہوئی ہیں اور اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے ناانصافی کا پہلو نکلتا ہو اس وقت بھی ہمارے پاس کئی سیٹیں خالی ہیں جس میں سندھ رورل کی پوسٹیں ہیں اور ہم نے پبلک سروس کمیشن کو ان کی sanction کے لئے کہا ہے اور جیسے ہی وہاں سے sanction ملے گی ہم ان پوسٹوں کو پُر کریں گے۔

Mr. Chairman : Any other supplementary question ?

(Pause)

Mir Hazar Khan Bijarani.

میر ہزار خان بجرانی : وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ کوٹہ کو maintain کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے لیکن جو اس جواب سے عکاسی ہوتی ہے، اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کوٹہ سسٹم پر عمل نہیں ہوتا ہے۔ تو کیا وزیر صاحب ہمیں یہ assurance دلائیں گے کہ آئندہ اس کا خیال رکھا جائے گا اور سندھ رورل کے ڈاکٹرز کو preference دی جائے گی اس حد تک کہ ان کا کوٹہ مکمل ہوجائے۔

جناب چیئرمین : جناب کاظمی صاحب۔

سید امیر حیدر کاظمی : میں جناب فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ جو پوسٹیں خالی ہیں، سندھ رورل کی، ان کو سندھ رورل کے کوٹہ سے پر کیا جائے گا اور کوٹہ سسٹم حکومت پوری سپرٹ کے مطابق maintain کرے گی۔

جناب چیئرمین : شاد محمد خان صاحب۔

جناب شاد محمد خان : کیا وزیر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ کیا صوبہ سرحد اور بلوچستان سے ان کو آدمی نہیں ملے جس کی وجہ سے یہ کوٹہ کی violation کر رہے ہیں۔ اس لمبی لسٹ میں صوبہ سرحد اور بلوچستان سے صرف دو ڈاکٹروں کے نام ہیں۔

جناب چیئرمین : آپ کا یہ ضمنی سوال، اس سوال کے جواب سے نہیں نکلتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے fresh notice دے دیجئے۔

Mr. Shad Muhammad Khan : No, Sir, the quota is violated.

Mr. Chairman : No, no, question is not about quota.

Mr. Shad Muhammad Khan : I am talking about the discrimination.

جناب چیئرمین : اس کے لئے آپ علیحدہ سوال دے دیں۔

جناب عبدالمجید قاضی : میری عرض یہ ہے کہ initial recuruitment کے لئے جو کوٹہ سسٹم ہے یہ ہاسپٹل اس کے دائرے کے اندر ہی ہے۔ تو اس کے بعد جو بھی initial recruitment ہوتی رہے گی، اس میں کیا یہ توجہ دی جائے گی اور یہ دیکھا جائے گا کہ جو سندھ رورل کا باقی کوٹہ ہے وہ انہیں باقاعدگی سے ملتا رہے کیوں کہ اس وقت اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ مکمل کوٹہ نہیں ہے۔ کیا گورنمنٹ ہمیں یقین دہانی کرانا چاہے گی کہ initial recruitment کے وقت جو کوٹہ کی پوسٹ خالی ہوگی، اس پر بعد میں رورل سے امیدواروں کو consider کیا جائے گا اور ان کو رورل کے لئے مختص کیا جائے گا۔

سید امیر حیدر کاظمی : میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی initial appointment ہو گی ، اس میں کوٹہ سسٹم maintain کریں گے جیسے کہ میں نے پہلے بھی سینیٹ میں ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ ہم ہر قیمت پر کوٹہ سسٹم کو برقرار رکھیں گے اور اس پر دیانتداری کے ساتھ عمل پیرا ہوں گے ۔

جناب چیرمین : بنگلزئی صاحب ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب وزیر صاحب نے ابھی ارشاد فرمایا ہے کہ ہم پروموشن کے سلسلے میں میرٹ کو مدنظر رکھتے ہیں اور ڈاکٹرز کی کوالیفیکیشن کو مدنظر رکھتے ہیں ۔ اب جن پروفیسروں کے یہاں نام دیئے گئے ہیں وہ لسٹ کے مطابق ۲۱ ہیں جن میں بلوچستان کا ایک پروفیسر بھی نہیں ہے اور اسسٹنٹ پروفیسرز کی لسٹ میں صرف ایک بلوچستان کا ڈاکٹر ہے ، جن کا نام ڈاکٹر عبدالمجید بلوچ ہے ، کیا محترم وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ ڈاکٹر عبدالمجید بلوچ جو کہ واحد بلوچستان کے ڈاکٹر ہیں ، کافی عرصے سے وہاں پر جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر میں خدمات انجام دے رہے ہیں ، وہ جنرل سرجری کے ایکسپرٹ ہیں لیکن اس کے مقابلے میں جس ڈاکٹر صاحب کو جن کا نام ایس ایم سمیع اشرف ہے پروموشن دی گئی ہے ، اور اسے ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ بنایا گیا ہے یہ جنرل سرجری میں expert نہیں ، ان کا فیلڈ کوئی دوسرا ہے ، اور دوسرے فیلڈ سے اس کو پروموشن دے کر جنرل سرجری کا ہیڈ بنایا گیا ہے ۔ جب کہ اس کے مقابلے

[Mir Hussain Bukhsh Bangulzai]

میں relevant اور کوالیفائیڈ ، اسی purpose کے لئے یعنی جنرل سرجری کے لئے ڈاکٹر عبدالمجید بلوچ صاحب وہاں پر موجود ہیں ، آج بھی وہاں خدمات انجام دے رہے ہیں ، ان کا کیس پروموشن کے لئے پچھلے تین سال سے زیر التوا جا رہا ہے ....

جناب چیئرمین : بنگلزئی صاحب ، سوال کیا ہے ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : سوال یہ ہے کہ متعلقہ شعبہ سے جب کہ میرٹ کی بنیادوں پر ایک ڈاکٹر اسی شعبہ میں موجود ہے ، اور اس شعبہ کا سربراہ بننے کے لئے کوالیفائی کرتا ہے ، اس کے مقابلے میں دوسرے شعبے سے ایک ڈاکٹر کو پروموٹ کرکے ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ بنایا جاتا ہے ، کیا یہ ناانصافی نہیں ہے اور اس میں میرٹ کو کس طرح مدنظر رکھا گیا ہے ۔

سید امیر حیدر کاظمی : جناب والا ! میری انفارمیشن کے مطابق جو بھی promotions ہوئی ہیں ، وہ میرٹ کی بنیاد پر ہوئی ہیں اور کوٹہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئی ہیں لیکن اگر فاضل ممبر کے علم میں جیسے کہ وہ فرما رہے ہیں ، کوئی بے ضابطگی ہوئی ہے تو میں انشاءاللہ اس کی تحقیقات کروں گا اور اس کے جواب سے ان کو آگاہ کروں گا ۔

جناب چیئرمین : جناب شاد محمد خان صاحب ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ کا سوال غلط رول آؤٹ کر دیا ۔ اگر آپ کا سوال جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کالج کے بارے میں ہے وہاں پر فرنٹیئر کا کوٹہ کتنا ہے تو پھر relevant ہے ۔ مجھے افسوس ہے ۔ اس پر آپ ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں ۔

Mr. Shad Muhammad Khan : Not generally, I was asking particularly.

Mr. Chairman : I am sorry for that, I think it is a relevant question,

وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ صوبہ سرحد کا بھی یہاں پر کوئی کوٹہ ہوگا۔ اگر ہے تو اس کے مقابلے میں کون سی تقرری ہوئی ہے۔

جناب شاد محمد خان : جناب والا! ہمارا کوٹہ ۱۱ر۴ فیصد بنتا ہے۔

Mr. Chairman : I am sorry I think, you are right.

کاظمی صاحب، ان کے اس سوال کا بھی جواب دے دیں۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ فرنٹیئر کا یہاں پر کوئی ڈاکٹر نظر نہیں آرہا ہے۔ اس لئے ان کے کوٹہ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

سید امیر حیدر کاظمی : جناب والا! جو promotions ہوتی ہیں اس میں ہم میرٹ پر ۱۰ فیصد لیتے ہیں۔ پنجاب سے ۵۰ فیصد، سندھ اربن، ۶ر۷ فیصد سندھ رورل ۴ر۱۱ فیصد، صوبہ سرحد ۵ر۱۱ فیصد، بلوچستان ۵ر۳ فیصد، فاٹا ۴ فیصد، آزاد کشمیر ۲ فیصد، ابھی ہمارے پاس جو پروفیسروں کی آسامیاں ہیں اگر وہ ان کے بارے میں پوچھ رہے ہیں تو وہ صرف ۲۷ ہیں۔ جن میں سے ۸۰ فیصد تقرریاں promotion basis پر ہوتی ہیں۔ اس میں ہم کوٹہ کو observe نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ اہلیت کی بنیاد پر کی جاتی ہیں۔ اور جو initial appointments ہوتی ہیں، وہ کوٹہ کی بنیاد پر ہوتی ہیں اور promotions جو ہوتی ہیں وہ اہلیت کی بنیاد پر ہوتی ہیں۔ اس طرح ۲۰ فیصد میں کوٹہ distribute کیا جاتا ہے۔ اس فارمولا کے حساب سے صوبہ سرحد کا ۱۶. فیصد کوٹہ ہے، اس طرح میرے خیال میں

[Syed Amir Haider Kazmi]

ایک سیٹ بلوچستان کی بنتی ہے ، اس وقت سات سیٹیں ہمارے پاس خالی ہیں ، اور ہمیں اس پوسٹ کے لئے کوئی مناسب آدمی نہیں ملا ہوگا. جب بھی ملے گا اسے ہم اپوائنٹ کریں گے.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔

حاجی ملک فرید اللہ خان : جناب وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ اہلیت کی بنیاد پر ترقیاں دی جاتی ہیں تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ جو ڈاکٹرز بھرتی ہوتے ہیں وہ اس کام کے اہل نہیں ہوتے؟

سید امیر حیدر کاظمی : میرا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے ، بلکہ میں نے کہا ہے کہ جو promotions ہوتی ہیں ، ان میں اہلیت کا خیال رکھا جاتا ہے ۔ جو appointments ہوتی ہیں وہ کوٹہ کے حساب سے ہوتی ہیں اور ترقیاں جو ہوتی ہیں ان میں ایک بورڈ فیصلہ کرتا ہے کہ کون سے لوگ ان پوسٹوں کے لئے اہل ہوتے ہیں ۔ اس طرح ۸۰ فیصد ترقیاں میرٹ کی بنیاد پر ہوتی ہیں اور ۲۰ فیصد میں کوٹہ کا حساب رکھا جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین : آخری سوال ، جناب جتوئی صاحب ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب پہلے تو میں ان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ۱۲ پروفیسروں میں سے ۱۴ پروفیسر سندھ اربن کے ہیں۔

جناب چیئرمین : یہ پہلے بات ہو چکی ہے ۔.....

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب ! میں جو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جو "اہل اور نا اہل" کا اندازہ لگاتے کے لئے جو بورڈ تشکیل

دیا جاتا ہے اس میں کیا ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اہلیت اور نا اہلیت دیکھ سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو بورڈ constitute ہوتا ہے اس میں کوٹہ سسٹم کا کیا حساب ہوتا ہے۔ تاکہ نا انصافی نہ ہو سکے۔

سید امیر حیدر کاظمی : اگر اس کا فریش نوٹس دیا جائے تو میں اس کا جواب دوں گا لیکن میں جیسے پہلے کہہ چکا ہوں کہ جو بھی promotions ہوئی ہیں، یا جو کچھ اب تک ہوا ہے، وہ ہماری حکومت کے زمانہ میں نہیں ہوا ہے۔ سابقہ حکومت کے زمانے میں ہوا ہے لیکن میں ایوان کو آپ کے توسط سے یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی ہوگا۔ اور جو بھی آج ہو رہا ہے، وہ کوٹہ سسٹم کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہوگا۔ انصاف کے سارے تقاضے پورے کئے جائیں گے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : میرا خیال ہے کہ یہ حکومت صرف یہ کہنے کی عادی ہو گئی ہے کہ گیارہ سال میں یہ کچھ ہوتا رہا، اب جناب والا! ان کی اپنی کوئی پالیسی بھی ہونی چاہیے تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ آگے یہ کیا کرنا چاہتے ہیں کیا یہ ۱۱، سالوں کا نام پیٹ پیٹ کر اپنے پانچ سال ختم کر دیں گے۔

سید امیر حیدر کاظمی : اگر جتوئی صاحب کو اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تو میں کیا کروں، میں کہہ رہا ہوں کہ ہماری پالیسی یہ ہے کہ ہم نا انصافی کو ختم کریں گے۔ میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔

قاضی عبداللطیف : جناب چیئرمین! وزیر صاحب نے فرمایا کہ اہلیت کی بنیاد پر پروموشن ہوتی ہے تو کیا اسمیں سینیارٹی کا تعلق نہیں ہوتا

سید امیر حیدر کاظمی : جناب چیئرمین صاحب! میں نے عرض کیا کہ جو بھی promotion ہوتی ہے وہ ان کی پرفارمینس کو سامنے رکھتے ہوئے کی جاتی ہے اور وہ انہی لوگوں کی کی جاتی ہے۔ جو مختلف صوبائی کوٹے پر appointment حاصل کرتے ہیں۔

قاضی عبداللطیف : میرے خیال میں میرے سوال کا جواب تو نہیں آیا۔ میں نے تو سنیارٹی کے متعلق پوچھا ہے کہ اس کا بھی کوئی معیار ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ فرما رہے ہیں کہ اہلیت کی بنیاد پہ ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ سنیارٹی relevant نہیں ہے۔ لیکن میرے خیال کے مطابق سنیارٹی relevant ہے اگرچہ ان کے خیال کے مطابق نہیں ہے۔ I think, we have had enough supplementary question.

Syed Abbas Shah : Sir, no supplementary question, but through you, Mr. Chairman, I draw the attention of the Minister that an injustice has been done and he should look into it because the list is very clear, Sir.

جناب چیئرمین : وزیر صاحب اس پر آپ ذرا دیکھ لیں۔ اگر کسی کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے تو اس کا ازالہ کریں۔

سید امیر حیدر کاظمی : اگر میرے علم میں کوئی ناانصافی کا واقعہ لایا جائے گا تو یقینی طور پر ہم اسکو دیکھیں گے اور انصاف کیا جائیگا۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۲۵ قاضی عبداللطیف صاحب۔

BASIC HEALTH UNITS IN NWFP

25. ***Qazi Abdul Latif :** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state the names of Basic Health Centres located in Upper Tinawal, District Mansehra ; indicating also the number of M.B.B.S. doctors posted in each centre, separately ?

Syed Amir Haider Kazmi : Basic Health Units are administered by the Health Department, Government of NWFP. They have intimated that the Basic Health Units located in Upper Tinawal, District Mansehra, are as follow :

S. No.	Name of place	No. of M.B.B.S. doctors posted
1	2	3
1.	BHU Shergarh	1
2.	BHU Gali Badral	—
3.	BHU Nambal	—
4.	BHU Karori	—
5.	BHU Bandi Paro	—
6.	BHU Chakkal	—
7.	BHU Kander	—
8.	BHU Trappi	—
9.	BHU Chandoor	—
10.	BHU Mohar	—
11.	BHU Behali	—
12.	BHU Lassan Thakral	—
13.	BHU Bao Bandi	—
14.	BHU Bandi Shungli	—

جناب چیئرمین : ضمنی سوال جی قاضی صاحب ۔

قاضی عبداللطیف : ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں B.H.U کے ۱۴ سنٹر بنائے گئے ہیں ان میں صرف ایک کے اندر ڈاکٹر ہے اور بقایا کے اندر کچھ بھی نہیں ہے تو کیا وہ بند پڑے ہیں ۔ یا ان کی کیا پوزیشن ہے ۔

سید امیر حیدر کاظمی : جناب چیئرمین ! یہ بیسک ہیلتھ یونٹ درحقیقت صوبائی حکومت کے زیر اہتمام چل رہے ہیں ۔ یہ فیڈرل گورنمنٹ کے زیر اہتمام نہیں چل رہے ہیں ۔ چونکہ ہم سے یہ سوال پوچھا گیا تھا ہم نے صوبائی حکومت سے پوچھ کر یہ جواب ارسال کیا ہے ۔

Mr. Chairman : Mr. Sartaj Aziz.

Mr. Sartaj Aziz : It is true Sir, that Basic Health Units are provincial institutes but they are very important part of our rural health services. Will the honourable Minister consider just as in the case of the primary education that the Federal Government give special help to the Provincial Government in recurring cost and in other related matters to make them more effective. Can he consider similar financial and other assistance so that the Basic Health Units can be made more effective?

سید امیر حیدر کاظمی : میں جناب چیئرمین ! معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں ہم نئی ہیلتھ پالیسی میں یہ کریں گے کہ ہر یونین کونسل میں ایک B.H.U قائم کیا جائے جہاں ایک M.B.B.S. ڈاکٹر بھی موجود ہو۔

جناب محمد ابراہیم بلوچ : جناب والا ! جواب میں دی گئی فہرست کے مطابق صرف ایک میں ہی ڈاکٹر موجود ہے شائد اس لئے کہ وہاں کے نواب صاحب M.N.A ہیں اور باقی جو B.H.U ہیں میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان میں پیرا میڈیکل سٹاف بھی ہے یا نہیں ہے۔

سید امیر حیدر کاظمی : جناب چیئرمین ! میں نے کہا کہ یہ صوبائی حکومت کے زیر اہتمام چل رہے ہیں اگر یہ سوالات صوبائی اسمبلی میں پوچھے جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا اگر یہ وفاقی حکومت کے زیر اہتمام چل رہے ہوتے تو میں سب کچھ بتا سکتا تھا۔

جناب محمد ابراہیم بلوچ : بطور وفاقی وزیر ان کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ صوبائی حکومت کے ہاں کیا کام ہو رہا ہے اور وہ کیا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : یہ تو کوئی سوال نہیں بنتا ۔۔۔۔

سید امیر حیدر کاظمی : جناب چیئرمین ! ۲۸ میڈیکل افسران

علاقوں میں کام کر رہے ہیں اور ۷۷ پوسٹیں خالی پڑی ہیں۔ ایر تناول ایریا ضلع مانسہرہ میں بھی اسی قسم کی shortage موجود ہے۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ فرنٹیئر کی جانب سے ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ میڈیکل آفیسرز بہت جلد ایر تناول ایریا میں پوسٹ کئے جائیں گے۔

قاضی عبداللطیف : جناب وزیر محترم سے پوچھتا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں بار بار کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے یہاں مرکز میں بھی باقاعدہ صحت کا ایک وزیر ہے ایک محکمہ ہے اگر ان کو اتنی معلومات بھی نہیں ہیں کہ ان کے کیا کیا مسائل ہیں اور یہاں پر تعیناتی کیوں نہیں کی گئی تو کیا انہوں نے کبھی صوبے سے دریافت کیا ہے کہ ۱۴ میں سے صرف ایک ڈاکٹر ایک ہیلتھ سنٹر میں ہے اور بقایا کیوں خالی پڑے ہیں۔ کیا یہ ان کی ذمہ داری نہیں بنتی ؟

سید امیر حیدر کاظمی : صوبے سے ہم نے پوچھا ہے تو یہ جواب ہمیں ملا ہے اب ان کی طرف سے ہمیں یہ بتایا گیا ہے جس کا ابھی میں نے تذکرہ کیا ہے۔ مزید میڈیکل آفیسرز ایر تناول ایریا میں تعینات کئے جائیں گے۔ مزید انہوں نے بتایا کہ مانسہرہ میں ۱۰۵ منظور شدہ آسامیاں میڈیکل آفیسرز کی ہیں جس میں سے وہاں ۲۸ میڈیکل آفیسرز کام کر رہے ہیں اور ۷۷ پوسٹیں خالی پڑی ہیں اور ہمیں کہا گیا ہے کہ ان جگہوں پر بہت جلد میڈیکل آفیسرز کی تعیناتی کے احکام جاری کر رہے ہیں۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! کیا وزیر محترم یہ بیان فرما سکیں گے کہ اس وقت صوبہ سرحد کے کتنے ڈاکٹرز بے روزگار ہیں جن کو

ملازمت نہیں مل رہی ؟

سید امیر حیدر کاظمی : معزز ممبر اگر فریش سوال کریں تو میں معلومات کر کے جواب دے سکوں گا۔

جناب چیئرمین : فریش نوٹس۔

جناب عالم علی لالیکا : ضمنی سوال ۔ کیا وزیر صحت بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی سکیم ہے کہ دیہات میں صحت کی سہولت مہیا کرنے کے لیئے ہر ڈاکٹر کی تعیناتی کے لیئے لازمی ہو کہ وہ دو سال دیہات میں سروس کرے کسی ڈاکٹر کی پروموشن کے لیئے یہ لازمی ہو کہ دو سال دیہات میں رہنے کا اسکا سروس ریکارڈ موجود ہو ۔ کیا ایسی سکیم موجودہ حکومت بنانے کو تیار ہے ؟

سید امیر حیدر کاظمی : جناب چیئرمین ! معزز ممبر نے بہت اچھی تجویز دی ہے ہم جو ہیلتھ پالیسی بنا رہے ہیں ۔ اس میں ہم نے دیہی علاقوں کی طبی سہولتوں پر سب سے زیادہ زور دیا ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ ہم ہر یونین کونسل میں ایک ہاسپٹل قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ جہاں پر کم سے کم ایک M.B.B.S. ڈاکٹر بھی موجود ہو ۔ ظاہر ہے کہ جب ہم کہہ رہے ہیں کہ ہر یونین کونسل میں ایک ہاسپتال ہو گا اور ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہو گا تو ہم ان ڈاکٹروں کو کچھ incentive بھی دینا چاہتے ہیں کہ وہ وہاں پر کام کرنے پر آمادہ ہوں ۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ملک میں میڈیکل ڈسپنسریز کام کر رہی ہیں لیکن لوگوں کو عام شکایت ہے کہ ان ڈسپنسریز

ہیں ڈاکٹرز موجود نہیں ہوتے تو ہم عوام کی صحت کے مسئلے کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس بات کو یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ ایسے ڈاکٹرز کو incentives دیئے جائیں۔ صرف پابندی لگانے سے کام نہیں چلے گا۔ ان کو ایسے incentives دیئے جائیں تاکہ ڈاکٹرز ان جگہوں پر موجود رہیں اور عوام کی خدمت کریں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۲۸۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

EXPORT PROCESSING ZONE

28. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Industries be pleased to state:

(a) what is the full capacity utilization at the Export Processing Zone; and

(b) whether it is a fact that the cost of production in the Export Processing Zone is 20 per cent higher in comparison to other areas?

Mr. Ali Nawaz Shah (read by Dr. Sher Afghan Khan Niazi) : (a) 25 industrial units have gone into production. Their production/export targets, actual production/targets (1987-88) and percentage achieved are as under :

(US $ Million)

S. No.	Name of Units	Products	Date of approval	Export Targets	Actual exports (1987-88)	Percentage achieved
1	2	3	4	5	6	7
1.	Synthetic Leather Industries.	Synth. Leather PVC Rexine and Wall covering.	12-11-84	2.700	0.337	12.5
2.	Int'L Fragrance	Perfume and cosmetics.	26-12-85	3.310	0.312	9
3.	Sapcol Int'l	Pharmaceutical material.	17-9-84	1.650	Export worth US $ 14000 in July 1988.	Nil
4.	Venus Ind.	Tooth Pastes.	21-11-82	1.500	Nil	Nil

1	2	3	4	5	6	7
5.	Ibrahim Elct.	Electronic appliances Audio Cassts.	11-6-81	4.317	0.189	4
6.	Credence Elct.	Azan Clock, Emergency Light, Telephone set.	7-12-86	1.110	0.813	73
7.	Ablinker Entpr.	Lace Fabric	3-3-84	0.720	1.498	208
8.	Commodore Ind.	Denim Cloth and Jeans.	13-1-85	7.200	0.324	4.5
9.	Takeba Ind.	Specialised Yarn Processing	3-4-85	5.400	5.185	96
10.	Ibx Apparel	Sport-wear	20-5-84	3.235	1.162	36
11.	Vogue Apparel	Shirt, Paints. Blouse, Jeans.	21-10-87	0.597	Nil	Nil
12.	Mid East Textile	Fancy Garments.	14-5-84	2.260	Nil	Nil
13.	Eastern Appl.	Fashion Garments	13-3-84	3.987	2.368	59
14.	Cyma Enterprise	Arab Gowns, Maxis.	20-5-84	1.320	3.283	248
15.	Erum Fashion	Ladies and Child garments	27-12-81	1.897	0.487	25
16.	Union Apparel	Garments.	11-5-86	4.00	0.188	4.7
17.	Tab Industries	Gemstone cutting.	15-11-84	0.540	0.003	0.4
18.	Rainbow Entprs.	Electronic Watches.	31-10-85	3.750	Nil	Nil
19.	Progressive Watch Manufg.	Electronic Watches.	19-12-82	2.980	1.254	42
20.	Zoom Enterprise	Horological Products.	19-3-86	2.850	0.005	0.1
21.	Fellini Int'l	Leather Garments.	14-12-86	4.200	0.292	7
22.	Italian Conn'n	Leather Garments.	24-3-87	2.299	0.117	5
23.	Gulf Electronics	TV sets VIDEO Cassettes	12-6-82	13.730	1.092	8
24.	Gulf Electronic Garments Divn.	Children Wear Shirts, Pants etc.	12-7-84	1.560	0.268	17
25.	Abertex Int'l	Engineering Fabrication and Workshop facility.	6-10-88	1.000	Operation recently started.	

جناب چیئرمین: ضمنی سوال -

پروفیسر خورشید احمد: کیا وزیر محترم یہ بتا سکیں گے کہ جو معلومات دی گئی ہیں اگر اس کا quick تجزیہ کیا جائے تو ان ۲۵ پروجیکٹس میں سے صرف دو ایسے ہیں جنہوں نے export over fulfil کی ہیں - صرف تین ایسے ہیں جو ۵۰ فیصدی سے زیادہ کر سکے ہیں اور ۲۴ میں سے ۱۴ ایسے ہیں کہ جہاں پر فارمینس less than 10% یا Nil ہے - تو Export Processing Zone کے بارے میں جو توقعات تھیں کیا وہ پوری ہوئی ہیں اس کو review کرنا اس کو re-assess کرنا اور ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے کیا نظام کام کر رہا ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! ان میں سے بہت سارے پروجیکٹ ایسے ہیں جو ابھی تھوڑے عرصے سے شروع ہوئے ہیں - بعض ایسے ہیں جن کی پروڈکشن ابھی شروع ہو رہی ہے اور جو اہداف اس میں مقرر کئے گئے تھے وہ پورے نہیں کر سکے ہیں اب اس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے کہ ان کو ایسے incentives دیئے جائیں تاکہ وہ پروڈکشن بھی بڑھائیں اور ایکسپورٹ بھی بڑھ جائے۔ اس کے ضمن میں انہیں tax free کی سہولت دی گئی ہے exemptions دی گئی ہیں ڈیوٹی فری کر دیا گیا ہے انشاء اللہ ابھی یہ projects ابتدائی stages میں ہیں -

اور اس ضمن میں میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ پوری طرح سے aware ہے مزید بھی اگر کچھ ایسی مراعات کی ضرورت ہو گی جن سے اس کی پروڈکشن بڑھے اور ایکسپورٹ بھی بڑھے تو وہ مراعات گورنمنٹ ضرور دے گی۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! کیا وزیر موصوف کو اس بات کا علم ہے کہ Export Processing Zone by definition وہ علاقہ ہوتا ہے جہاں taxes and duties عائد نہیں ہوتیں جو فرما رہے ہیں کہ ادارے کام نہیں کر رہے اس لئے ان کو مزید مراعات دے رہے ہیں ۔ تو اس اس میں انہوں نے بکمال عنایت سے وہ بات کہی ہے جس پر پورا تصور مبنی ہے اور باوجود اس کے کہ ایکسپورٹ پراسسنگ زون میں شروع سے وہ مراعات دی گئی ہیں اور وہ ساری exemptions موجود ہیں وہ سارے incentives موجود ہیں ۔ ۱۹۸۲ء ، ۱۹۸۳ ، ۱۹۸۴ء میں پیداوار نہیں بڑھی میں ۸۹ - ۱۹۸۸ء کی بات نہیں کر رہا ہوں ، یہ facts آپ کے سامنے ہیں تو جواب اس بات کا دیں ۔ یہ بات ہمیں نہ بتائیں کہ ان کے لئے ہم وہ سہولتیں دے رہے ہیں جس پر کہ وہ تصور مبنی ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب چیئرمین ! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ I may narrate the things which are the reasons for this. The decision to set up an Export Processing Zone in Pakistan was taken rather late.

ایک تو وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ بعد میں ہوئی ۔ سلیکشن آف سائٹ ایسی تھی جو unattractive تھی جس کے رولسٹ نہیں تھے ۔ اور یہی بات ہے کہ in undemocratic set up, usually the decisions as they are not taken by consensus and they are not aided by the representatives, therefore, the things are wrong.

اب ان مسائل کی وجہ سے پروفیسر صاحب کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ اس ایریا کی law and order situation اچھی نہیں تھی ۔ تو یہ basic factors

ہیں جس کی وجہ سے targets achieve نہیں ہو سکے۔ اب democratic set-up ہے انشاءاللہ every thing shall go in order اب بھی کچھ ہیجانی کیفیت ہے اس علاقے کے گردونواح میں۔ تو یہ deterrent factors ہیں جس کی وجہ سے وہ صحیح طور پر اپنے targets achieve نہیں کر سکتے۔

پروفیسر خورشید احمد: چلئے شکر ہے۔ وزیر موصوف ٹیکنیکل وجوہ سے ہٹ کر سیاسی وجوہ پر آ گئے ہیں۔ جس میں شائد وہ زیادہ بہتر بات کر سکتے ہیں لیکن میں عرض کرنا چاہوں گا کہ Export Processing Zone کی performance کا evaluation ہونا چاہیے۔ حقیقی مشکلات کا تعلق لا اینڈ آرڈر کے صرف External factors سے نہیں ہے اور یہ بات ہے کہ اس کے لئے sites صحیح منتخب نہیں کی گئیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی صداقت ہو۔ لیکن اب اس پورے کے پورے پراجیکٹ کو تقریباً سات سال ہونے کو آ رہے ہیں اور ایسا نہیں ہے کہ وہاں صنعتیں نہیں لگیں۔ میری بات ان صنعتوں سے متعلق ہے جو چوبیس، پچیس صنعتیں وہاں لگ چکی ہیں اور جن کے بارے میں اعداد و شمار آپ نے اپنے جواب میں دیئے۔ ان کے بارے میں نہیں ہے جو اس علاقے کے خراب ہونے کی وجہ سے وہاں نہیں آئیں۔ اس لئے اس کا جواب یہ ہونا چاہیئے کہ کوئی نہ کوئی regular evaluation or review اس کا ہو اور جو وہاں infrastructure کی حقیقی مشکلات ہیں۔ محض لا اینڈ آرڈر کی نہیں۔ ان کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب چیئرمین! اس میں ایک چیز اور add کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ foreign investors جو ہیں ان کے لئے ۔ یہاں attraction ہی نہیں تھی ۔ کیونکہ political stability نہیں تھی ۔ جب investors کو سرمائے کی سیکورٹی حاصل نہ ہو جن کو یہی نہ پتہ ہو کہ وہاں پر نظام حکومت کیا ہے آگے کیا ہوگا پالیسی کیا establish ہوگی وہاں پر ان کے لئے کوئی attraction ہی نہیں ہوتی اس میں ہم کیا پروڈکشن اور کیا ایکسپورٹ کی توقع کر سکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب محسن صدیقی صاحب ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Mr. Chairman, I would like to ask what is the percentage of units sanctioned and units established because his answer does not disclose as to what is the pecentage of the units sanctioned and those established ?

Dr. Sher Afghan Khan Niazi : I need fresh notice for this.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Now, this fresh notice, of course, we will give but the point is that the main reason is, which, I think, my learned friend Prof. Khurshid also forgotten, that all the incentives including income tax exemption, that was all withdrawn–the total package was withdrawn and, therefore, more than 75 industries did not come in. Still there is no income tax exemption in the said free zone. Would the honourable Minister consider that all the package which was initially promised and guaranteed should be made available.

Dr. Sher Afghan Khan Niazi : I think that is clear. I have already stated that every thing which was promised is being given to that area–the facilities, the privileges, etc.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : No. No. There is no exemption from income tax.

Dr. Sher Afghan Khan Niazi : That is there.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : You please check it up.

Dr. Sher Afghan Khan Niazi : I have checked it up.

Mr. Chairman : If you want to dispute a question, this is not the way to do it. You are saying that income tax exemption has not been granted, the honourable Minister is saying that it has been......

(Interruptions)

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Would you kindly bear with me,

(Interruptions)

Mr. Chairman : Please. Please.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Sir, let me explain and then he will understand.

Mr. Chairman, the total package of incentives given in this Processing Zone was withdrawn lock, stock and barrel with the result that 72 industries which were sanctioned, were withdrawn. Afterwards certain items of that package were restored but still there is no exemption from income tax. The exemption from income tax was for 25 years in the Zone. It is no more there. He is probably not very well informed and he may get the information before he answers.

Dr. Sher Afghan Khan Niazi : Mr. Chairman, Sir, I have stated it categorically that tax exemption is there.

Mr. Chairman : Income tax exemption is it there or not ?

Dr. Sher Afghan Khan Niazi : I am saying tax exemption. It includes every thing under the law. That is a matter of law and I will request the honourable Member to understand the thing which is put under law. If that is exempted by law that does not mean that the privilege was given and it has been withdrawn.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہو گیا ۔ ان کا جواب یہ ہے کہ انکم ٹیکس exemption بھی دی گئی ہے اور وہ تمام مراعات بھی جن کا اعلان کیا گیا تھا، دے دی گئی ہیں ۔ اگر آپ کو ان سے کوئی اختلاف ہے تو کوئی علیحدہ نوٹس دے دیں ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Mr. Chairman, Sir.

(Interruptions)

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: Mr. Chairman, if you allow me, I can explain it.

Mr. Chairman : Mr. Siddiqui, Let him explain first and then you can ask the question.

Dr. Sher Afghan Khan Niazi : First I may explain to the honourable Member that he is well aware of it that taxation is done through an act of parliament or by law. This is out of legislation and the package deal which was done, there must be a law binding on it and, therefore, under the law whatever was there has been given and is being given.

(Interruptions)

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Firstly, Mr. Chairman, the learned Minister, I do not accuse him, because the portfolio does not belong to him, and he is a new one, but so far as the legal question is concerned, my personal explanation is that he is talking of law. I have practised law for 46 years and, therefore, I know what is law and what is not law. The main question is that the total package was given under an SRO of the Board of Revenue, not under an act of parliament and the Board of Revenue withdrew the total package and then bit by bit they restored some but still income tax exemption which was for 25 years in this Zone is not there, not there, not there.

Mr. Chairman : I think, what I will suggest is that the Finance Committee which deals with these matters, they should take it up because there appears to be a serious difference of opinion between the honourable Member and the honourable Minister. Let them (Finance Committee) take it up and if they come to a different conclusion, let them report to the House.

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: What I am stating is about tax exemption.

۱- جناب چیئرمین : جی آپ صحیح فرما رہے ہیں ۔ وہ آپ سے اختلاف کر رہے ہیں ۔ اب اس اختلاف کا فیصلہ کرنے کا یہی طریقہ نکال رہا ہوں کہ یہ کمیٹی دیکھ لے اور پھر رپورٹ کرے ۔

what he is saying is different from what you are saying.

جی پروفیسر خورشید احمد صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد : آپ نے ایک اچھا حل نکالا ہے لیکن مصیبت یہ ہے کہ wave length ایک نہیں ہے tax exemption اور چیز ہے income tax relief اور چیز ہے Export Processing Zone کا concept کچھ بنیادوں پر قائم ہے ۔ وہ ایک package deal تھا

وہ package پورا نہیں کیا گیا غالباً وزیر صاحب ان تمام باتوں سے واقف نہیں ہیں ۔ اور وہ سہارا لے رہے ہیں اصول اور generalities میں کہ انکم ٹیکس جو ہے وہ Act of the parliament سے آتا ہے ۔ یہ ۱۹۸۲ء کی بات ہو رہی ہے ۔ اس زمانے میں کوئی پارلیمنٹ موجود نہیں تھی ۔ وہ سب باتوں سے واقف ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود confuse کر رہے ہیں ۔ میرے خیال میں آپ نے راستہ اچھا تجویز کر دیا ہے ۔ کہ فنانس کمیٹی اس issue کو examine کر لے ۔

جناب عبدالمجید قاضی : جناب یہاں پر کالم نمبر ۴ میں کہا گیا ہے کہ date of approval تو اب یہ تو پتہ نہیں لگ رہا ہے کہ کمیشننگ اس کی کب سے ہوئی ہے یہ date of approval سے ہوئی ہے یہ پروجیکٹس جو لگے ہیں اس کے بعد ٹارگٹس فکس ہوئے ہیں تو پھر ہم سمجھ سکتے ہیں کہ یہ فیکٹریز ۱۹۸۷ میں لگی ہیں ان کا ٹارگٹ ابھی تک پورا نہیں ہو رہا ہے بات سمجھ میں آ رہی ہے لیکن یہاں پر جو انفارمیشن دی گئی ہے اس سے یہ پتہ نہیں لگ رہا کہ لگی کب ہیں اس کے ٹارگٹس کیا ہیں ۔ اس کے بعد ہم اس کا تجزیہ کر سکتے ہیں کہ یہ بات صحیح ہے یا غلط ہے ۔

جناب چیئرمین : جناب قاضی صاحب آپ نے وہ انفارمیشن مانگی ہی نہیں ۔

جناب عبدالمجید قاضی : جناب ہم نے تو date of approval سے ٹوٹل مانگی ہے ۔ ہمیں تو دیکھنا چاہیئے کہ کمیشننگ ہوئی ہے ۔ اگر date of approval کا مطلب کمیشننگ سے ہے تو پھر تو بات ٹھیک ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ سوال کا حصہ ہوتا کہ یہ industrial units جو ہیں کون کون سا کب کمیشن کیا گیا ہے۔ تو اس کے بعد یہ صورت حال واضح ہو سکتی تھی، اب میری گزارش یہ ہو گی کہ فریش سوال کا نوٹس دے دیں اس سے معلومات آ جائیں گی۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی فریش نوٹس دے دیں۔

پروفیسر خورشید احمد : چلئے تحریری نوٹس بھی دے دیں گے لیکن یہ جو آپ نے جواب دیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ 25 industrial units have gone into production دیا ہے اگر اس میں جس طرح آپ نے date of approval دیا ہے اگر year of production بھی دے دیا جاتا کہ when they gone into production تو بات واضح ہو جاتی، ہم نیا نوٹس دے دیں گے یہ کوئی بات نہیں۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۲۹ پروفیسر خورشید احمد۔

AUDIT OF ACCOUNTS OF PIMS, ISLAMABAD

29. ***Prof. Khurshid Ahmed :** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state the findings if any, of the Performance Audit Team which examined the accounts of Pakistan Institute of Medical Sciences, Islamabad ?

Syed Amir Haider Kazmi : While examining the accounts for 1985-86, the Public Accounts Committee also considered the findings of the Performance Audit Team on the Pakistan Institute of Medical Sciences. Formal report of the PAC has not yet been received. However there is no mention of Pakistan Institute of Medical Sciences in the list of actionable points arising out of the discussions of the Public Accounts Committee as supplied by the National Assembly Secretariat.

پروفیسر خورشید احمد : کیا یہ ممکن ہو گا کہ جو audit performance report ہے اس کو پارلیمنٹ کے سامنے لایا جائے۔

سید امیر حیدر کاظمی : جی ہاں بالکل ، کیوں نہیں لایا جا سکتا، لایا جائے گا ۔

Prof. Khurshid Ahmed : So, please place it on the floor of the House.

سید امیر حیدر کاظمی : اس کے لئے فریش نوٹس دے دیں ۔

پروفیسر خورشید احمد : نوٹس نہیں ہے تو بھیجدیں گے لیکن

It is a request and you don't need notice for that.

جناب چیئرمین : وہ کہہ رہے ہیں کہ جو آپ نے فرمایا کہ اس کو ہم پارلیمنٹ کے سامنے پیش کر دیں گے اس پر وہ درخواست کر رہے ہیں کہ اس کو پارلیمنٹ کے سامنے پیش کر دیں اس میں تو کوئی ایسی نوٹس والی بات نہیں ، جی جناب قاضی صاحب ۔

قاضی عبداللطیف : جناب ہم کب تک یہ توقع رکھیں کہ یہ جواب اتنی مدت تک آ جائیگا ۔

سید امیر حیدر کاظمی : اگر یہ جواب معزز رکن دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمارے دفتر میں تشریف لے آئیں میں دکھا دیتا ہوں ۔ جیسا کہ معزز ممبر نے کہا ہے پارلیمنٹ کے سامنے بھی ہم جتنی جلد ممکن ہو سکے گا اس کو لانے کی کوشش کریں گے ۔

قاضی عبداللطیف : جناب آپ نے یہ فرمایا کہ ہم لانے کے لئے تیار ہیں انہوں نے درخواست کی تھی کہ لائیں تو ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اتنے

[Qazi Abdul Latif]

عرصے تک رپورٹ یہاں آ جائے گی اتنی سی بات ہے میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

سید امیر حیدر کاظمی: میں کوئی متعین وقت نہیں دے سکتا لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ اس کو ہم جلدی لے آئیں گے۔

قاضی عبدالمجید: لائبریری میں رکھدی جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۳۰ میر ہزار خان بجرانی۔

PAKISTAN STEEL MILLS

30. ***Mr. Muhammad Ishaq Baluch :** Will the Minister for Production be pleased to state the number of employees working in Paksitan Steel Mills belonging to Baluchistan Province indicating also their names, father's names designation and place of domicile separately in each case ?

Raja Shahid Zafar : At present 276 employees in various grades belonging to Baluchistan are working in the Pakistan Steel as under :—

Officers :

1.	PSE-V	2
2.	PSE-III	16
3.	PSE-II	19
4.	PSE-I-B	22

Staff :

5.	PG-VI & VII	19
6.	PG-I To V	198
	Total ..	276

Their names, father's names, designation and place of domicile are at Annex 'A'.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۳۱ جناب محمد محسن صدیقی۔

FOREIGN INVESTMENT

31. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui :** Will the Minister for Industries be pleased to state the steps the Government has taken for the promotion and protection of foreign investments in the country ?

Syed Ali Nawaz Shah : Following steps for promotion and protection of foreign investment have been taken by the Government :—

1. No industry involving foreign private investment will be acquired, except under the process of law and on payment of adequate compensation in the currency of the country of origin of investment.

2. A foreign investor is entitled to repatriate :

(a) Foreign private investment to the extent of original investment.

(b) Profits earned on such investment ; and

(c) Any additional amount resulting from the re-invested profits or appreciation of capital investment.

(d) A creditor of an industrial undertaking referred to in clause (a) may repatriate foreign currency loans approved by the Federal Government and interest thereon in accordance with the terms and conditions of the said loan.

3. Foreign private investment shall not be subjected to more burden of taxes on income than those applicable to investment made in similar circumstances by citizens of Pakistan ; and

4. Relief from double taxation in cases of those countries with which Pakistan has agreement for avoidance of double taxation.

5. Foreign nationals employed in Pakistan are permitted to send monthly remittances to the country of their domicile, upto 50% of net income ; and

6. Foreign nationals on returning from Pakistan are permitted to transfer their savings.

7. Standard guidelines for payment of technical fee, royalty etc. have been laid down. Annex-I.

8. The foreign investors have been exempted from the requirement of Government sanction in key industries.

[Syed Ali Nawaz Shah]

9. An Export Processing Zone at Karachi has also been set up to attract foreign investment in export oriented industries. Apart from duty free imports, units set up in EPZA enjoy income tax holiday upto the year 2000 A.D.

Rate of Interest on Foreign Loans

1. Interest on loans from Banks/Commercial Institutions not exceeding 1.5 per cent above LIBOR.

2. In other cases not exceeding 1.5 per cent above LIBOR.

3. Down payment subject to maximum of 15 per cent.

4. Repayment period not less than 5 years in case of PAY-AS-YOU-EARN SCHEME and not less than 7 years in other cases.

Annex. I

STANDARD GUIDELINES FOR PAYMENT OF ROYALTY/TECHNICAL FEE AND SUPPLIERS CREDIT/FOREIGN LOANS

Royalty

1. Upto 3 per cent on capital goods manufactured for exports.
2. Upto 2 per cent on consumer goods manufactured for exports.
3. Upto 1 per cent on capital goods manufactured for home market.
4. Normally royalty is permissible for 5 years.
5. No royalty is allowed on :

(a) On consumer goods for home market.

(b) In cases where more than 51 per cent shares are held by the owners of the patent/trade mark/brand name.

Technical Fee

1. Upto 3 per cent on engineering goods and for such basic manufacture which requires sophisticated technology.

2. Upto 1.5 per cent for products other than 1 and new products only.

3. The aggregate rate of Royalty as Technical Fee should not exceed 5 per cent.

4. Technical Fee shall not be allowed for more than 5 years.

5. Lumpsum technical fee will not exceed 5 per cent of foreign exchange cost of plant and machinery and will be admissible only for items (1) and (2).

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : The honourable Minister in the answer has given a very very rosy picture which is just a paper of decoration. I would like to ask him what is the procedure for foreign equity participation in the country and for his information I may place before this House that equity participation even by institutions like Asian Development Bank and International Finance Corporation which is a subsidiary of World Bank and CDC that is Common Wealth Development Corporation and similar other institutions have to wait and go through the red tapism and lot of bureaucratic vagaries for six months to a year and in many cases the foreign investors including these institutions have withdrawn their offer to participate in the equity. If he is not aware then he may take time because this is something which is very easy to say that in the past so many incentives have been listed but what is actually happening? I know many cases where, Mr. Chairman, you know, what is the status of Asian Development Bank, what is the status of IFC that is International Finance Corporation ..... *(Interruption).*

جناب چیئرمین : آپ سوال پوچھیں وقت ختم ہو رہا ہے ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Yes, I am putting this question but since he is not well informed......

Mr. Chairman : No, please don't assume anything. آپ سوال پوچھیں وہ جواب دیں گے ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : I sympathize with him.

جناب چیئرمین : جی آپ سوال پوچھیں ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : My question is whether he is aware that equity participation by foreign nationals including institutions like ADB, IFC, CDC and others takes six to eight months to get government's clearance and in disguise they withdraw.

Mr. Chairman : Honourable Minister.

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: I will request that he may please repeat the question.

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں کہ ذرا سوال کو دوبارہ فرما دیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : میں سمجھا وہ تقریر فرما رہے ہیں ۔

جناب محمد محسن صدیقی : جناب میں وزیر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ سب سے پہلا غیر ملکی سرمایہ کاری کا جو سلسلہ ہو سکتا ہے وہ equity participation ہے اور equity participation کے سلسلے میں سینکڑوں تجاویز آئیں جن میں ایسے ایسے ادارے تھے جیسے

Asian Development Bank, International Finance Corporation which is a private sector window of the World Bank

اور اسی طریقے سے CDC (Common Wealth Development Corporation) جس نے تمام common wealth countries میں billions and billions of Pound Sterling دیا جب یہاں آتے ہیں اور private investor individual تو الگ رہے ۔۔۔۔۔۔

Mr. Salim Saifullah Khan : Point of order.

Sir, the honourable Minister of State for Law and Parliamentary Affairs may kindly be advised when an honourable Member is speaking and has the floor he may kindly take his seat.

Dr. Sher Afghan Khan Niazi : Very kind of you.

Mr. Salim Saifullah Khan : Secondly Sir, I have also noticed that while you are speaking he is also speaking at the same time. He should know when the Chair is speaking no Member whether he is a Minister or just a Member is supposed to speak at that time.

Mr. Chairman : You are quite right and certainly right.

جی صدیقی صاحب آپ فرما رہے تھے سوال آپ کا یہ ہے کہ equity participation کے لئے بہت سے بین الاقوامی ادارے آنے کے لئے تیار ہیں اگر equity participation ان کو دی جائے۔

جناب محمد محسن صدیقی : اور پرائیویٹ کمپنیاں اور افراد بھی مگر وہ جو طریقہ ہے کہ پہلے وہ جائیں Investment Promotion Bureau میں اس کے بعد Ministry of Industries میں آئیں اس کے بعد Finance Ministry میں ......

جناب چیئرمین : تو آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ طریقہ کار جو ہے وہ بہت مشکل ہے اس کو سہل بنایا جائے.........

جناب محمد محسن صدیقی : یہ صرف سہل بنایا جائے بلکہ completely abolish کر دیا جائے۔

And anybody who wants to invest in foreign exchange in Pakistan should be free to walk in and put the money ....

جناب چیئرمین : چنانچہ آپ کا سوال یہ ہے کہ کیا وہ اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں ......

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : No, what steps have they proposed to take ? New Government, I am not talking of past.

جناب چیئرمین : آپ کا سوال کیا ہے آپ تو سوال یہ کر رہے ہیں کہ اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیئے ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Exactly, Sir.

جناب چیئرمین : تو وزیر صاحب کیا آپ اس سلسلے میں غور کرنے کے لیئے تیار ہیں جو یہ تجاویز دے رہے ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب بالکل تیار ہیں۔

جناب چیئرمین : جی وہ تیار ہیں ۔

That is the end of the Question Hour.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جناب عبدالقیوم خان ملک نے اپنی علالت کی بنا

[Mr. Chairman]

پر ایوان سے ۲۸ مارچ تا ۳ اپریل رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب ڈاکٹر محبوب الحق نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۲۸ مارچ تا اختتام حالیہ اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ انکی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : میر ہزار خان بجرانی ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۲۲ مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : میر یوسف علی مگسی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب میر افضل خان صاحب علالت کی بنا پر ۲۲ مارچ تا ۲۶ مارچ ایوان میں حاضر نہ ہو سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

FURTHER DISCUSSION ON THE PRIVILEGE MOTION RE: APPOINTMENT OF ATTORNEY GENERAL

Mr. Chairman : Now, we take up the next item on the agenda. There is a privilege motion, the honourable Attorney General is here, he would like to be heard in the matter.

مولانا سمیع الحق : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! میں مودبانہ گزارش کرتا ہوں اور میرے اپنے اوپر جو صورت حال دو چار دن پہلے گزری ہے۔ وہ سمجھانے کے لئے بیان کرتا ہوں۔ کچھ مہمان بیٹھے ہوئے تھے اور اتفاق سے ایک سپاہی بھی کسی کام کے لئے میرے پاس اکوڑہ خٹک آیا ہوا تھا۔ مجھے کسی کام کے لئے ٹرک کی ضرورت تھی تو میں نے ایک آدمی کو کہا کہ جاؤ اور سڑک سے ایک ٹرک لے آؤ۔ تو سپاہی نے کہا کہ میں ابھی ٹرک لے آتا ہوں میں نے کہا کہ آپ کیسے لے آئینگے میں ابھی سڑک پر نکلتا ہوں اور ایک ٹرک کو پکڑ کر لے آؤں گا۔ میں نے کہا کہ آپ کے پاس ٹرک پکڑنے کا کیا اختیار ہے اس نے کہا کہ میرے ساتھ ۱۲۷ دفعات ہیں اس نے کہا کہ میں دیکھوں گا کہ اگر گھڑا پانی کا ہے تو پھر اس کو ....

جناب چیئرمین : پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے۔

مولانا سمیع الحق : اگر گھڑا نہیں ہے چونکہ گھڑا نہیں رکھا ہے تو میں چالان کر دوں گا۔ پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ حضرت ہمارے بہت اہم مسائل ہوتے ہیں تحریک استحقاق یا کال اٹینشن نوٹس کے ذریعے اور وہ چیمبر میں kill کر دیئے جاتے ہیں اور ہمیں تو قتل کرنے کی اطلاع بھی نہیں دی جاتی اگر ہم آپ سے یہاں بھی شکایت کریں تو آپ لوگ قواعد و ضوابط کا سہارا لے لیتے ہیں ....

جناب چیئرمین : جس چیز کا قتل چیمبر میں کیا جاتا ہے اس کا علاج بھی چیمبر میں ہوتا ہے ۔....

مولانا سمیع الحق : اطلاع تو دیں تاکہ فاتحہ تو ہم پڑھ لیں ....

جناب چیئرمین : جہاں تک ہمارے پروسیجر کا تعلق ہے ۔ اطلاع آپ کو ضرور دی جاتی ہے اگر نہیں دی جاتی تو مہربانی کر کے مجھے چیمبر میں بتائیں ۔

مولانا سمیع الحق : حضرت کال اٹینشن نوٹس ہم نے اسی لئے رکھا تھا کہ بڑے اہم مسائل اس کے ذریعے سے آسکیں گے ۔ پیپر کو آپ نے مجھے فرمایا کہ نوٹس دے دیں پی آئی اے کے کرائے میں اضافے کے بارے میں جو کال اٹینشن نوٹس تھا وہ بھی وہاں ختم کر دیا گیا......

جناب چیئرمین : اگر کوئی چیز چیمبر میں ختم کی جاتی ہے تو اس کے بارے میں آپ چیمبر میں آکر مجھے بتائیں اگر آپ کو کسی چیز کی اطلاع نہیں دی جاتی تو وہ غلط ہے اطلاع آپ کو ملنی چاہیئے ۔

مولانا سمیع الحق : اب وزیر داخلہ نے یہاں ایک بیان دیا ہے مثال کے طور پر ایک معاملے کے بارے میں کہ ہم ایسا کریں گے ۔ میں نے کہا کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا تو یہ استحقاق مجروح ہو گیا انہوں نے کہا کہ آپ حوالہ دیں حوالہ تو سیکرٹیریٹ سے نکلوانا ہوتا ہے ....

جناب چیئرمین : آپ چیمبر میں آجائیں ۔ چیمبر میں پوری تفصیل کے ساتھ آپ سے بات کی جائے گی ۔

مولانا سمیع الحق: حضرت اس طرح کا اگر سلسلہ ہو تو ہم اوروں سے کیوں شکایت کریں خود ہمارا یہاں بھی حال ہے پھر ہم وقت ضائع کرتے ہیں اور کئی کئی دن یہاں بیٹھے رہتے ہیں۔ ساری کارکردگی کا لفافہ گھر پہنچ جاتا ہے۔

FURTHER DISCUSSION ON THE PRIVILEGE MOTION RE: APPOINTMENT OF ATTORNEY GENERAL

جناب چیئرمین: شکریہ جی جناب اٹارنی جنرل صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney General) : Mr. Chairman, I am grateful to the Chair that I am asked to come and be heard before I am condemned by the honourable House. Mr. Chairman, the Minister for Justice and Parliamentary Affairs, I believe, has explained the position of the office of Attorney-General with regard to his age. It really involves the interpretation of the Constitution which is basically the function of the judiciary but all the same Sir, with your permission I would like to make a few submissions because I personally believed that whether one is right or wrong, one should never be in doubt. Sir, the provision which relates to the office of Attorney-General is Article 100 which says :

> "President shall appoint a person, being a person qualified to be appointed a Judge of the Supreme Court, to be the Attorney General for Pakistan."

The objection I understand was that because the Attorney-General has to be a person who is qualified to be appointed a Judge of the Supreme Court therefore, the retirement age of the Supreme Court Judge which is under Article 179 should also be attracted *i.e.*, that the Supreme Court Judge retires at the age of 65. It says :—

> "The Supreme Court Judge shall hold office until he attains the age of 65 years, unless he sooner resigns or is removed from office in accordance with the Constitution."

And Sir, under Article 177 (2) it is provided :—

> (2) "A person shall not be appointed a Judge of the Supreme Court unless he is a citizen of Pakistan and—
>
> (a) has for a period of, or for periods aggregating, not less than five years been a Judge of a High Court (including a High Court which existed in Pakistan at any time before the commencing day) ; or

But in my case I think, Clause (b) applies :—

> (b) "has for a period of, or for periods aggregating not less than fifteen years been an advocate of a High Court (including a High Court which existed in Pakistan at any time before the commencing day)."

[Mr. Yahya Bakhtiar]

So, any person who is an advocate for 15 years of a High Court and is a citizen of Pakistan is qualified to be appointed Attorney-General. As to the question of tenure that is also provided in Article 100. As for the Supreme Court Judge is concerned, it is provided in Article 179 *i.e.* 65 years. So far the Attorney-General is concerned it says :—

100(2) "The Attorney-General shall hold office during the pleasure of the President."

Any time it pleases the President, he can terminate the services of the Attorney-General and at any time under Article 100 (4), the Attorney-General can tender his resignation.

I would also submit Sir, that the Attorney-General is not a servant – public / government servant or what we call he does not function in the service of Pakistan, just like a Judge Sir.

Under Article 260 of the Constitution Attorney-General's is a political office. He is authorized to have private practice. He can contest election in parliament. In Article 260 (1), you will kindly see the definition of service of Pakistan :—

"service of Pakistan" means any service, post or office in connection with the affairs of the Federation or of a Province, and includes All-Pakistan Services, services in the Armed Forces and any other service declared to be a service of Pakistan by or under Act of [Majlis-e-Shoora (Parliament)] or of a Provincial Assembly, but does not include the service as a Speaker, Deputy Speaker, Chairman, Deputy Chairman, Prime Minister, Federal Minister, Minister of State, Chief Minister, Provincial Minister, (Attorney-General), (Advocate-General)......

So, I would say that similarly this is not the only office in which it has been provided that a person should possess the qualification of a Judge of the Supreme Court. Article 213, provided qualification for a Chief Election Commissioner :—

213(1) "There shall be a Chief Election Commissioner (in this part referred to as the Commissioner), who shall be appointed by the President (in his discretion).

(2) No person shall be appointed to be a Commissioner unless he is, or has been a Judge of the Supreme Court or is, or has been, a Judge of a High Court and is qualified under paragraph (a) of clause (2) of the Article 177 to be appointed a Judge of the Supreme Court."

I need not go into the detail. The basic thing remains that he cannot be an advocate when we refer to of 15 years practice — must have been a Judge of the High Court for 5 years or has been a Judge of the Supreme Court or has been (has been, Sir, I

mean that he has retired). He may have retired, he may be like Mr. Durab Patel resigned. It says that a Judge of a High Court could be appointed as Chief Election Commissioner but it does not mean that Article 179 is attracted to the post or office of the Chief Election Commissioner. He is there for a tenure of 3 years. He also does not hold an office during the pleasure of the President. You will kindly see Article 215 which says "A Commissioner shall subject to this Article hold an office for a term of 3 years from the date he enters upon his office and you are well aware of the fact Sir, that the late Sajjad Ahmed John after he retired from the Supreme Court was holding the office of the Chief Election Commissioner although the qualification was that he should be qualified to be a Judge of the Supreme Court.

Sir, this question was raised in the press sometime ago and I never cared to reply to that but as a privilege motion has been moved in this honourable House and I am duty bound to come and try to explain the position. Here, I may also point out to the honourable House through you Sir, that in 1970 an Ordinance was promulgated which was called. "The Central Law Officers Ordinance, 1970."

In this Ordinance, it is also provided that a Deputy Attorney-General shall be qualified to be a Judge of the Supreme Court and the standing counsel qualified to be a Judge of the High Court. In 1979 December, Sir, this Ordinance was amended and it was provided subject to sub-section (2) of section 2 an Additional Attorney General or a Deputy Attorney General shall hold office until he attains the age of 65 years and the standing counsel shall hold the office until he attains the age of 62 years. Now, Sir, if the provision of the Article 179 could be attracted or applicable or Article 195 which provides for the retiring age of the High Court Judge were applicable then this amendment could have been wholly un-necessary. You may recall that in 1979, there was a very noble Deputy Attorney General in Karachi Shah Jameel Alam. He had gone past 65 years but somehow some-body did not want him to hold that office. This Ordinance was, I think, promulgated for that purpose. I submit that if the provision of the Constitution could be applicable to the office of the Deputy Attorney-General who was also required to have the qualification of a Judge of the Supreme Court then this Ordinance would not have been necessary. Again Sir, you will find that this Ordinance particularly deals with the law officers of the Federal Government, Additional Attorney-General, Deputy Attorney-General and the standing counsel. If it was the intention that the Attorney-General should also retire at the age of 65 years, the Ordinance could have provided for that.

Sir, a question arose in India in 1952 that a Judge of a High Court after attaining the age of 60 years, in India the retiring age of a Judge of a High Court is 60 years and the provisions are similar to qualifications of a High Court Judge and of a Supreme Court Judge and also for the appointment of an Attorney General and an Advocate General similar provisions exist—shall be qualified to be a Judge of the Supreme Court or an Advocate of 15 years practice and so is the qualifications for the Advocate General. In that case, what happened was that the Advocate General had been a Judge of the High Court and after he retired he was appointed Advocate General of the Province after the age of 60. If you permit me Sir, I will just briefly read some

[Mr. Yahya Bakhtiar]

paragraphs from the judgement. This is Sir, AIR 1952 Naghpur, page 330. It say Sir, (from paragraph 95 I am reading 26, 27, 28, and 29 they are short paragraphs): "It is obvious that all the provisions relating to a Judge of a High Court cannot be made applicable to the Advocate General. The provisions about remunerations are different for the two offices. A Judge of the High Court is governed by Article 221, an Advocate General is governed by clause 2 of Article 165 and he receives such remunerations as the Government may determine. What the first clause of Article 165 insists is that the Governor shall appoint a person who is qualified to be apponted a Judge of the High Court to be an Advocate General for the State. The qualifications for appointment of a Judge of the High Court are prescribed in the same clause of Article 217. It is ture that the first clause of Article 217 says that a Judge of a High Court shall hold office until he attains the age of 60 years. The question then is whether this provision is to be construed as to one prescribing a qualification or as one prescribing duration of the appointment of a Judge of the High Court. As a provision does not occur in the second clause, it can only be construed as one prescribing the duration of the appointment of a Judge of the High Court.

It further says in the next paragraph, the provision about duration in the first clause of Article 217 cannot be made applicable to the Advocate General because the Constitution contains the basic provision about the duration of the appointment of an Advocate General. In the third clause of Article 165 which says that the Advocate General shall hold the office during the pleasure of the Governor, that is the tenure, the terms and conditions of his office that he holds the office at the pleasure of the Governor whenever that may come to an end. This provision does not limit the duration or the appointment by referring to any particular age, as in the case of a Judge it is not permissible to import into the word until he attains the age of 60 years. The specific provision in the Constitution must, therefore, be given effect to without any limitation. If a person is appointed as an Advocate General say at the age of 55 years there is no warrant for holding that he must cease to hold the office on his attaining 60 years because it is so stated about a Judge of the High Court in the first clause of Article 217.

If that be the true position, as we hold it is, then the appointment is not bad because the person has passed sixty years.

Mr. Chairman : Was he initially qualified when he was appointed ?

Mr. Yahya Bakhtiar : He retired as a Judge of the High Court.

Mr. Chairman : He retired as a Judge of the High Court and then he was appointed as Advocate General ?

Mr. Yahya Bakhtiar : Yes, Sir. He was well qualified although well over sixty years. and that was the point. The quo warranto was filed for that purpose. It says :

> "If that be the true position, as we hold it is, then the appointment is not bad because the person has passed sixty years. So long as he has the qualifications prescribed in the (2) clause of Article 217 that he has been an advocate for ten years of a High Court".

That qualification must be there. In the case of Attorney General he must be an advocate of a Hight Court for 15 years. That is all that is required and he must be a citizen of Pakistan. Then it further says :

> "It was not suggested that known applicant does not possess the qualifications prescribed in the clause. We say it as of right because under Article 224 a person who has retired as a Judge of the High Court...."

and this is interesting point, Sir.

> "....may be required to sit and act as a Judge of the High Court".

We have in Pakistan Judges who nave retired from Supreme Court and sit as *ad hoc* Judges. There is no disqualifications that after the age of 65 they cannot sit on the bench but it is not of right. It further says :

> "The attainment of the age of 60 years by a person cannot, therefore, be regarded as a disqualifications in performing functions of a judge".

Sir, this concludes my submission except to point out also that in the celebrated commentary on the Indian Constitution by Basu, volume F (Silverjubilee edition) page 8, it is also mentioned, Sir, specifically about the Attorney General's tenure :

> "There is no age limit for appointment or retirement of Attorney General".

I thank you, Sir, for giving me this opportunity and as I submitted I may be wrong but I was never in doubt when I accepted this office that I am qualified. Thank you.

Mr. Chairman : I would like some assistance on this judgement from the other Members of the House. Prof. Khurshid Sahib on this Nagpur judgement, this appears to be relevant, I have not gone through the whole of it but if somebody can throw light on that.

Prof. Khurshid Ahmed : I think on the entire issue.

Mr. Chairman : Yes please.

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! میری پہلی گزارش تو یہ ہے کہ جو بات بھی ہم کہہ رہے ہیں یا سیشن کے ماقبل کے اجلاس میں اُٹھائی اُس کا تعلق محترم یحییٰ بختیار صاحب کی ذات سے نہیں حقیقت

[Prof. Khurshid Ahmed]

یہ ہے کہ میں انکی بڑی عزت کرتا ہوں اور میں یہ بات آن ریکارڈ لانا چاہتا ہوں کہ ۱۹۷۴ء میں جب نیشنل اسمبلی نے احمدیت کے مسئلے کا جائزہ لیا تو اس موقع پر جو اہم علمی اور دینی خدمت انہوں نے انجام دی میں ان سے بے حد متاثر ہوا میں خود چونکہ اس مقدمے کو لڑنے کے لیے بیرون ملک گیا تھا اور مجھے موقع دیا گیا کہ میں وہ ساری proceedings پڑھوں ۔ تو میں بحیثیت ایک وکیل کے بھی اور بحیثیت ایک اچھے مسلمان کے انہوں نے جو موقف اختیار کیا اس موضوع کے اوپر ان سے متاثر ہوں اور ان کی بڑی عزت کرتا ہوں اور جو بات ہم کہہ رہے ہیں اس کی حیثیت ایک اصولی سی ہے اس کا تعلق ان کی ذات سے نہیں ہے ۔

دوسری بات میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہم اس وقت بات ایک پریولج موشن پر کر رہے ہیں اور سینیٹ کے پچھلے اجلاس میں محترم وزیر عدل نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ *prima facie* استحقاق مجروح نہیں ہو رہا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج محترم اٹارنی جنرل کے اس ایوان میں آجانے سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ اگر وہ یہاں دستور کے تحت مقرر کئے ہوئے اٹارنی جنرل کی حیثیت سے آئے ہیں تو ان کا حق ہے یہاں آنا ، یہاں بولنا اور ہمارا فرض ہے ان کو سننا اور اگر دستور کے تحت ان کا تقرر درست نہیں ہے تو پھر اس ایوان میں ان کا آنا ایک stranger کی حیثیت سے ہے جو violation ہے اس ہاؤس کا ، اور اس بنا پر ہم فی الحقیقت پریولج

کے issue پر گفتگو کر رہے ہیں جو فنی، قانونی، ٹیکنیکلی ایک valid issue ہے نتیجہ چاہے کچھ بھی ہو آپ اسے uphold کریں یا reject کریں کمیٹی اس کو مانے یا نہ مانے لیکن میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پریویلج کا جو مسئلہ ہے وہ ایک حقیقی مسئلہ ہے محض ایک نظریاتی یعنی abstract issue نہیں ہے اور اسی پر ہم گفتگو کر رہے ہیں۔

اب میں آتا ہوں اس کے substantive پہلو پر، اور وہ یہ ہے کہ کیا فی الحقیقت دستور کا کوئی violation ہوا ہے یا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ناگپور کا یہ کیس میں نے بھی اس وقت ہی سنا ہے اس سے پہلے میں نے اخبار میں اس کا ریفرنس دیکھا تھا اسکی text میں نے نہیں پڑھی اور پورے facts میرے سامنے نہیں۔ لیکن میں اپنے دلائل کو آپ کے سامنے اس بنیاد پر رکھنا چاہتا ہوں یعنی اس کیس کو میں الگ سے لوں گا لیکن میری نگاہ میں اصل مسئلہ یہ ہے کہ کبھی بھی دستور کو یا کسی بھی قانون کو dissect کر کے مختلف حصوں میں نہیں لیا جا سکتا انہیں ہمیشہ ایک مکمل document کے طور پر لیا جاتا ہے اور اسے interpret بھی کیا جاتا ہے ایک ایسے document کی حیثیت سے جس کے مختلف حصے دوسرے حصوں کی تشریح اور توضیح کر رہے ہیں ان سے متناقض نہیں ہیں ان سے contradictory نہیں ہیں۔ اسلئے جناب والا! میری سب سے پہلی submission یہ ہے کہ ہمیں اس دستور کو ایک integrated document

[Prof. Khurshid Ahmed]

کے طور پر لینا ہوگا اس کی مختلف دفعات کو ایک دوسرے کے ساتھ رکھ کرکے پڑھنا اور انکی تشریح و تعبیر کرنی ہوگی ان سے اگر ہٹ کر کوئی راستہ اختیار کریں گے تو ہم اگر ایک دفعہ یا ایک دفعہ کے کسی جزو کو لے لیں اور باقی کو نظر انداز کردیں تو میری نگاہ میں دستور کے ساتھ بھی ناانصافی ہوگی اور interpretation of statutes کے مسلمہ اصولوں کے بھی خلاف ہوگا۔ اور اسی بنیاد پر میں عرض کروں کہ میری نگاہ میں ناگپور کیس کی بنیادی خامی یہ ہے کہ اس میں بجائے اس کے کہ دستور کو ایک integrated document اور اس کی تمام دفعات کو مشترک طور پر لے کر interpret کرتے انہوں نے اُن کو dissect کردیا ہے اور الگ الگ لیا ہے جس پر میں الگ سے بات کروں گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ دستور کی تعبیر کا جو مسلمہ اصول ہے کہ ایک دستور یا ایک piece of legislation کو ایک integrated piece کے طور پر لیا جانا چاہیئے۔ یہ ضروری ہے اس کے بغیر ہم دستور کے اصل منشاء کو نہیں سمجھ سکتے۔

جناب والا! اس کے بعد میں اس بات پر آنا چاہتا ہوں کہ جو دفعات دستور کی محترم اٹارنی جنرل صاحب نے پیش کی ہے وہی دستور کی متعلقہ دفعات ہیں۔ بجز اس کے کہ اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ وہ دفعہ بھی لے لیں کہ جس میں اٹارنی جنرل کو یہ حق دیا گیا ہے یہاں آنے کا، یا جو پریولج ہے اور خاص طور پر میں چاہوں گا کہ چونکہ پریولج کے ضمن میں ہم بات کر رہے ہیں تو یہ چیز جناب والا! آپ کے سامنے رہے کہ جہاں دستور میں پریولج کے معاملے پر بحث کی گئی

ہے۔ آرٹیکل ۶۶، وہاں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ

"66(4) The provisions of this Article shall apply to persons who have the right to speak in, and otherwise to take part in the proceedings of Majlis-e-Shoora (Parliament) as they apply to members".

تو یہ بڑا اہم پہلو ہے کہ ان تمام معاملات میں دراصل اٹارنی جنرل کا معاملہ جو ہے وہ پریولیج سے بھی متعلق ہے اور دستور میں جہاں جہاں اٹارنی جنرل کے معاملات کو لایا گیا ان سب کو سامنے رکھنا ہوگا۔

جناب والا! اٹارنی جنرل کا بنیادی contention یہ ہے میری نگاہ میں، کہ دستور میں qualifications of a Judge جو مقرر کی گئی ہیں وہ صرف ایک دفعہ کے اندر ہیں وہ دونوں دفعات کے اندر نہیں ہیں متعلقہ دفعات اگر ہم دیکھیں تو وہ یہ ہیں آرٹیکل ۱۷۷ سپریم کورٹ کے جج کی qualification بتا رہا ہے۔

اسکے بعد ہے Chief Justice of Pakistan shall be appointed by the President

"177(2): A person shall not be appointed a Judge of the Supreme Court unless he is a citizen of Pakistan and -

(a) has for a period of, or for periods aggregating, not less than five years been a judge of a High Court (including a High Court which existed in Pakistan at any time)" and so on.

(b) has for a period of, or for periods aggregating not less than fifteen years been an advocate of a High Court." and so on.

اس کے بعد oath ہے اور پھر ریٹائرمنٹ ہے آرٹیکل ۱۷۹ جس میں کہا گیا ہے۔

Article 179–"A Judge of the Supreme Court shall hold office until he attains the age of sixtyfive years, unless he sooner resigns or is removed from office in accordance with the Constitution."

[Prof. Khurshid Ahmed]

جناب والا! میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ایک شخص جو آرٹیکل ۱۷۷ کی باقی تمام شرائط کو پورا کر رہا ہے لیکن پینسٹھ سال سے زیادہ عمر کا ہے کیا وہ سپریم کورٹ کا جج مقرر کیا جا سکتا ہے؟ میرا خیال ہے مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ اور ہمیں آرٹیکل ۱۷۷ اور ۱۷۹ کو ساتھ ساتھ رکھ کر یہ دیکھنا ہوگا کہ کون شخص سپریم کورٹ کا جج بن سکتا ہے یا بنایا جا سکتا ہے۔ اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ appointment ایک چیز ہے۔ ریٹائرمنٹ دوسری چیز ہے۔ ان دونوں کو ہمیں الگ الگ لے کر چلنا چاہیئے اور میں بھی اتنی concession دینے کو تیار ہوں کہ فرض کیجیئے کسی عہدے کے لیئے وہ شرائط ضروری ہیں جو سپریم کورٹ کے جج کے لیئے ضروری ہیں۔ اور ایک شخص ۶۵ سال کی عمر کے اندر اندر، جو وہاں اس کی ceiling ہے، وہاں appoint ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اس خاص عہدے کے ریٹائرمنٹ کے اپنے رولز ہیں۔ خواہ وہ اٹارنی جنرل ہو۔ خواہ وہ الیکشن کمشنر ہو تو وہاں یہ بات درست ہوگی کہ initial appointment اگر ان شرائط کو پورا کرنے کی صورت میں ہوا ہے تو پھر ریٹائرمنٹ کے لیئے وہ رولز apply کریں گے جو اس خاص عہدے کے ساتھ متعلق ہیں۔ لیکن میں اٹارنی جنرل صاحب کی اس دلیل سے اتفاق نہیں کر سکتا۔ کہ appointment کے وقت اگر وہ تمام شرائط، صرف چند شرائط نہیں، وہ تمام شرائط جو سپریم کورٹ کے جج کی appointment کے لیئے درکار ہیں اور جن میں عمر بھی شامل ہے تو initial appointment کے لیئے ان شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے۔ ان کے درمیان تو فرق کیا جا سکتا ہے لیکن پورے دستور کو یا پورے قانون کو دو الگ الگ

water tight compartments میں divide کر کے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں شخص کے لئے چونکہ ریٹائرمنٹ کے ضوابط الگ دیئے گئے ہیں اس لئے اس کی initial appointment کے بارے میں بھی وہ تمام شرائط جو ہیں سپریم کورٹ کے جج کے appointment کے لئے apply نہیں کرتیں ۔ ان میں فرق کرنا پڑے گا میں دراصل بنیادی طور پر اپنے argument build کر رہا ہوں اس چیز کے اوپر کہ initial appointment کو اور پھر ریٹائرمنٹ ان میں تفریق تو ممکن ہے لیکن initial appointment اگر وہ تمام شرائط، صرف ایک شرط نہیں جزوی طور پر کچھ شرائط نہیں بلکہ اگر تمام شرائط پوری نہ ہوتی ہوں تو وہ initial appointment نہیں ہوسکتا۔

جناب والا! اس پر مزید روشنی اس بات سے بھی پڑتی ہے جس کا سہارا جناب ایڈووکیٹ جنرل نے لیا ہے کہ جو آرڈیننس ۱۹۷۹ء میں آیا ہے اس کا جو پس منظر انہوں نے بتایا میں اس سے واقف نہیں ہوں اگر وہ درست ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس کا شان نزول وہی ہو جو انہوں نے بیان کیا ہے ۔ لیکن میں اس سے جو بات argue کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ اس آرڈیننس میں اٹارنی جنرل کی ریٹائرمنٹ کے لیئے تو مدت کا تعین نہیں کیا گیا ایڈیشنل اور ڈپٹی کے لئے کیا گیا ہے ۔ جناب والا ! میری دلیل یہ ہے کہ دستور کے تحت اٹارنی جنرل کی ریٹائرمنٹ کے لیئے جو شرائط ہیں اور appointment کی جو شرائط ہیں وہ دستور میں آگئی ہیں اور چونکہ ایڈیشنل اٹارنی جنرل اور ڈپٹی اٹارنی جنرل extra constitutional positions

[Prof. Khurshid Ahmed]

ہیں اس لئے وہاں اس کی وضاحت کر دی گئی اٹارنی جنرل کے لئے
دستور کی provisions apply کریں گی یہی وجہ ہے کہ اس آرڈیننس میں
اسے touch نہیں کیا گیا اور وہاں وہی provisions لاگو ہوں گی جس کی
طرف ہم نے دستور کے تحت اشارہ کیا ہے۔ جناب چیف الیکشن کمشنر کی
بات بھی کہی گئی ہے۔ لیکن یہاں بھی میرا جواب یہی ہے کہ چیف الیکشن
کمشنر کے لئے جو چیزیں دستور نے کہی ہیں جیسا کہ خود اٹارنی جنرل صاحب
نے پڑھ کر سنایا۔ وہ بہت واضح ہے کہ وہاں پر اس نوعیت کی
شرائط نہیں تھیں۔ وہاں ایک شخص کا ایک مدت کے لئے سپریم کورٹ
کا جج ہونا sitting یا retired رہا اس کی ریٹائرمنٹ کی age تو چونکہ
وہ ایک contractual appointment ہے جو ایک خاص مدت کے لئے ہوتی ہے۔
اسلئے اس پر میری نگاہ میں یہ بات اپلائی نہیں کرتی۔ اٹارنی جنرل صاحب کا
یہ کہنا کہ چونکہ ریٹائرمنٹ کے لئے pleasure of the President دستور
میں provide کیا گیا ہے تو میں عرض کروں گا کہ pleasure of the
President بلاشبہ درست ہے لیکن یہ اس age framework
کے اندر ہو گا۔ اس سے باہر نہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جس چیز
کے بارے میں pleasure of the President کی provision دے دی
گئی ہو تو پھر دستور کے باقی تمام آرٹیکلز apply نہیں کرتے۔ اس
فریم ورک کے اندر دراصل یہ pleasure ہو گا اس کے باہر نہیں ہو سکتا۔

جناب والا! انڈیا کا یہ کیس ہے۔ اس میں پہلی بات تو میں
یہ عرض کروں گا کہ چونکہ میں نے کیس کے سارے facts نہیں
دیکھے ہیں اس لئے رائے صرف ان اقتباسات کی روشنی میں دے رہا

ہوں جو اٹارنی جنرل صاحب نے پڑھ کر سنائے ہیں ۔ اور میری نگاہ
میں اس میں بنیادی سقم یہ ہے کہ کورٹ نے آئین کی دو دفعات کو دو مستقل
اور autonomous provisions کے طور پر interpret کیا ہے جو صحیح
نہیں ہے انہی دونوں provisions کو ساتھ ساتھ پڑھنا چاہیئے تھا اور
اگر دونوں provisions کو ساتھ ساتھ پڑھا جائے تو وہ نتیجہ نہیں نکلتا
جو اس فیصلے میں نکالا گیا ہے ۔ مجھے یہ بھی علم نہیں ہے کہ اس کے علاوہ
کوئی case law اس مسئلے کے اوپر موجود ہے یا نہیں اور آیا ناگ
پور کا یہ کیس کسی اعلیٰ عدالت میں uphold ہوا ہے ۔ یا چیلنج کیا گیا ہے
اس کو لیکن اگر فرض کیجئے چیلنج نہیں کیا گیا جب بھی میں اس کو ایک
exceptional situation جس میں ایک مخصوص تعبیر ایک خاص صوبائی کورٹ
نے کی ہے قرار دوں گا میں اس کو پاکستان کے حالات پر applicable
نہیں سمجھوں گا ۔ شکریہ !

Mr. Chairman : I wanted some legal help also. So, may be, we will call upon Mr. Salim Saifullah at the end after you have dealt with the legal points because the Nagpur judgement actually I have't seen it myself, I would like to go through it.

پروفیسر خورشید صاحب : کوئی کیس لاء اس پر مزید اگر آپ کو
مل جائے ۔

on this very topic, I think, it is an important question, I would be very grateful for your assistance on this. Mr. Hasan A. Shaikh.

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, I haven't seen the Nagpur judgement also. I will not be able to comment upon the Nagpur judgement but Mr. Yahya Bakhtiar is being appointed Attorney-General now, therefore, a question of the pleasure of the President does not arise. When he was first appointed Attorney-General, he will probably remember, he was appointed Attorney-General after he had taken permission from Mr. Mumtaz Daultana who was then President of Pakistan Muslim League and this he himself told me in Karachi after his appointment as Attorney-General. Mr. Mumtaz Daultana then being the President of the Muslim League had been consulted

[Mr. Hasan A. Shaikh]

by him before he accepted the appointment of Attorney-General. This is within his knowledge and within my knowledge. Now, as far as the appointment of Attorney General is concerned, his qualifications and the retirement of the Supreme Court Judge, the two provisions have to be read together. Article 179 and Article 177(2) have to be read together. If he was continuing as Attorney-General it would be a different thing. He had ceased to be Attorney-General and then he has now been appointed again by the present Law Minister or the Prime Minister as Attorney General. As he himself knows I am a very good friend of Mr. Yahya Bakhtiar and personally I have nothing against him, he knows it very well but my submission is that these two matters will have to be considered by the Privileges Committee if this case is referred to the Privileges Committee and then there will be enough scope for examining the case-law in India if any. I have not examined AIR, 1952 to which he has made a reference and my suggestion would be that if you Sir, refer to the two provisions of Article 177 and 179 together then he was not qualified to be Attorney-General, on the date his appointment was made in Pakistan now, not then. Therefore, these matters have to be considered from a legal aspect and I think he was not qualified to be Attorney-General in the second appointment as Attorney-General when it was made recently. Because it could not be divorced from Article 179 which had to be taken into consideration before he was appointed. Therefore, my submission would be that this matter may be referred to the Privileges Committee where it could be examined very carefully and here we also could examine and place our submissions before the Privilege Committee. This is my submission Sir.

Mr. Chairman : Saeed Qadir Sahib, do you want to say something ?

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir : Mr. Chairman, I would like to draw your attention to the relevant articles which have been given out by the Attorney General. The issue which he has tried to prove now is that in view of Article 213 which pertains to the Election Commissioner where there is no bar of age and he is yet to be a Judge of the Supreme Court, therefore, a precedent exists where this bar would not be applicable in his case. I would like to draw your attention first of all to Article 100 and in this one I would like to read out the first line for you, which says:

> "The President shall appoint a person, being a person qualified to be appointed a Judge of the Supreme Court......"

The substantive sentence includes the word, being a person qualified, this is the basic requirement of Article 100 for an appointment of Attorney-General. Now, we go to Article 213 (2); this pertains to the Election Commissioner's appointment; it says:

> "No person shall be appointed to be a Commissioner unless he is, or has been a Judge of the Supreme Court or is, or has been, Judge of a High Court and is qualified under paragraph (a) of clause (2) of Article 177......".

Now, here they are only referring to the subjective clause of the qualification being restricted to paragraph (2) (a) of Article 177. Therefore, there is no relation as my

friend Prof. Khurshid brought out. When you read these articles out of context and try to put them together, then meaning becomes quite different. But here the substantive Article which matters is Article, 179 and it is clearly unconstitutional to appoint in the first step anybody who is beyond 65. Now, when you violated the first fundamental Article in this Constitution where is the argument. I, therefore, request that this matter should be handed over to the Privileges Committee and thereafter we can see what-else comes out of it.

Now, the cases which have been quoted by the learned Attorney-General, they are not available to us. We don't have the details of all these cases which we have to go into that. Therefore, it would not be proper to debate this issue in the House. It will be better if the Privileges Committee looks into it and then comes back to you and reports as to how it has to be tackled. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman : Mr. Salim Saifullah Sahib.

Mr. Salim Saifullah Khan : Thank you, Mr. Chairman, as a mover of this privilege motion I have also a right of reply. Like Prof. Khurshid, I also have the highest regard for Mr. Yahya Bakhtiar but this privilege motion has not been moved against his person but against an appointment which we feel is not legal and constitutional and as Member of this august body we have taken oath to preserve and to defend this sacred document—the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. Sir, even the learned Attorney-General like the honourable Minister for Law, day before yesterday mentioned that this is something which should be referred to the Courts, to the Superior Courts for interpretation. Sir, I personally feel that the Constitution is very clear on this subject as mentioned by my honourable colleagues about the appointment of the Attorney-General under Article 100 and then read with 179 which specifically mentions that the retirement age is 65.

Secondly, Sir, it has also been mentioned and it was mentioned by the Law Minister also and today by the learned Attorney-General that there have been previous cases of a Judge of the Supreme Court who continued even after the age of 65. Now, I just have to say that as in English saying that the two wrongs don't make the third one right, something happened in the past which was not legal or which was not constitutional does not mean that now the Government or the treasury benches have the right to again do another wrong. Sir, I would like to read, this is on Page 1 to 4 and 1 to 5 of Kaul's Practice and Procedure of Parliament where the Attorney-General—because India has been mentioned in their Constitution—Sir, I would like to read. This is the bottom para on Page 1 to 4 that:—

> "The Attoreny General is not a member of Parliament or of the Council of Ministers, he has however the right to speak in and otherwise to take part in the proceedings of either House; any joint sitting of the Houses and any Committee of the Parliament. . . ."

[Mr. Salim Saifullah Khan]

This is same as Article 57.

> " ....of which he may be named a member but he cannot vote. He is entitled to all the privileges...."

I mean this is where the breach of privilege is taking place,

> that a person who is not entitled to all the privileges is being given the privileges....and immunities of the members of Parliament and when present in the House, occupies a seat in the Government benches."

Sir, further on Page 1 to 5 it say:–

> "That the Attorney-General is appointed by the President on the advice of the Cabinet and holds office during the pleasure of the President."

There is no statutory age limit for his appointment or retirement this is in India. Now, if there was going to be no age limit, why this was not specifically mentioned in our Constitution. Sir, it further goes on to say that a person eligible for appointment as an Attorney-General must be a citizen of India who should have been for at least five years a Judge of a High Court or an Advocate of High Court with at least ten years training or this could have also been added or who is in the opinion of the President "a distinguished jurist". Sir, my submission is that since there has been an age limit specified for the Supreme Court Judge in Article 179 and in India there is no specific mention that there will be no statutory age limit for his appointment or retirement, I would stress Sir, that there is by his presence in this august House it does become a breach of privilege and instead of on all issues referring to the Superior Courts who, I am sure, have lot of work, I think this should be referred to the Privileges Committee so that they can look into it in more details. Thank you, Sir.

جناب چیئرمین : جناب جوگیزئی صاحب ۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میں ہر ایک قانون کو اس خاص نظر سے دیکھتا ہوں کہ اس سے نقصان کا احتمال ہے یا فائدے کا یا اس سے کوئی مباح ہے اٹارنی جنرل کے عہدے کے لئے کوالیفیکیشن اسی طرح ہے جیسے ایک نیشنل اسمبلی کے ممبر کے لئے ہوتی ہیں۔ مگر اس سے ذرا ہٹ کر اس کی کوالیفیکیشن علمی لحاظ سے اور تجربے کے لحاظ سے سپریم کورٹ کے جج کی کوالیفیکیشنز کی طرح ہونی چاہئیں ۔

مگر اس کے ساتھ جو مراعات دی گئی ہیں کہ وہ اسمبلی میں بیٹھ سکتا ہے، جواب دے سکتا ہے، رائے دے سکتا ہے مگر ووٹ نہیں دے سکتا اگر نیشنل اسمبلی کے ممبر پر یا سینیٹ کے ممبر پر عمر کے لحاظ سے کوئی قید ہے تو اس پر بھی ہونی چاہیئے ریٹائرمنٹ کا مسئلہ ہمیشہ سرکاری ملازمین کے ایکٹ کے تحت ہوتا ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا کہ اگر اٹارنی جنرل پنشن کا حقدار ہے تو پھر اس کے لئے age کی قید لازمی ہونی چاہیئے اور اگر اس کے ساتھ ریٹائرمنٹ نہیں ہے وہ پنشن نہیں لیتا اور اس کی حیثیت اسی طرح سے ہے جیسے پارلیمنٹ کے ایک ممبر کی اور اگر پارلیمنٹ کے ممبر کے لئے age کی کوئی حد مقرر نہیں ہے تو اس کے اوپر کیوں یہ شرط لاگو کی جائے۔ میرے خیال میں ہم نے اس کی افادیت کو نہیں دیکھا کیا وجہ ہے کہ اس سے نقصان ہو رہا ہے اگر نقصان ہو رہا ہے تو پھر حد مقرر کی جائے اور اگر اس سے فائدہ ہوتا ہے اور ایک بہترین قابل ترین تجربہ کار شخص کو قانونی ماہر کی حیثیت سے رکھیں تو مجھے تو کوئی اس میں غلطی نظر نہیں آتی۔ کیوں نہ ایسے لوگوں سے استفادہ کیا جائے جو علم کے لحاظ سے اور تجربے کے لحاظ سے بہتر ہوں میرے خیال میں اس کے اوپر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے اگر کوئی اچھا قانون دان ہے تو بے شک بیٹھے اس پر آئین میں تو پابندی نہیں لگائی گئی صرف initial appointment کے وقت یہ ضروری ہے کہ اس کی کوالیفیکیشنز سپریم کورٹ کے جج کے برابر ہوں مگر age کے متعلق آئین خاموش ہے اس کے اوپر legislation کرنا پڑے گی اور آئین میں ترمیم کرنا پڑے گی یا کمیٹی اس پر غور کرے اور بتائے کہ اس سے نقصان کا پہلو کیا

[Nawabzada Jehangir Shah Jogezai]

نکلتا ہے اگر کوئی نقصان کا پہلو نکلتا ہے تو اس کو بے شک آئین کے مطابق مقرر کیا جائے اور اگر اس سے نقصان کا کوئی پہلو نہیں نکلتا ہے تو پھر بہتر سے بہتر آدمی کو یہاں لایا جائے۔ اگرچہ اس میں خطرہ تو ہے کیونکہ عدالت میں ہمارے خلاف قانونی چارہ جوئی ہو رہی ہے اور یہ اگر اٹارنی جنرل رہا تو شائد ہمیں یہ نقصان دے سکتا ہے لیکن عام طور پر نہیں یہ تو ہم جانتے ہیں کہ کون سا قابل آدمی ہے اگر ایسی بات ہے تو ایک قابل آدمی کی خدمات سے کیوں فائدہ نہ اٹھائیں۔ بس میں ذاتی طور پر یہ جاننا چاہتا تھا کہ اس میں نقصان کا کون سا پہلو نکلتا ہے فائدے کا کون سا نکلتا ہے یہ بات میں نے اپنی تسلی کے لئے اپنے علم میں اضافے کے لئے پوچھی ہے۔

Mr. Chairman : Anybody else.

Mr. Mahmood Ahmed Minto : Mr. Chairman, Sir everybody who has spoken on this subject, has not been only appreciative of Mr. Yahya Bakhtiar's services and knowledge but also eulogistic about him and I am one of them. But the whole question, in my opinion, surrounds one thing and that is Article 100, which says :

> "The President shall appoint a person, being a person qualified to be appointed as a Judge of the Supreme Court,...."

Now, does this mean that on the date when he is appointed Attorney-General, he should have such qualifications that he could be appointed a Judge of the Supreme Court. So, the relevant date is the date of his appointment as of the Attorney-General. That means if he is not appointed as the Attorney-General but Judge of the Supreme Court will he be abled to get that appointment or not. There is no clear ruling about this, at all. Plain reading of it, to my mind, means that on that date if he is not being appointed as an Attorney-General but he is being appointed as a Judge of the Supreme Court then he should have the qualifications of appointment as a Judge of the Supreme Court and a Supreme Court Judge cannot be appointed after 65 years of age. This is by no means very clear and it must be looked into thoroughly. I must

admit that I have not gone into and looked up a case-law on this. I think, Mr. Chairman, that we should not decide this point in a hurry.

We should be given time to look up a case-law about this to find out whether the question of age at the time of his appointment as the Attorney-General is relevant or not. And that should he be eligible to be appointed a Judge of the Supreme Court and is that relevant or not ? That is the only point because that is the crux of the matter and Mr. Yahya Bakhtiar need not be assured that nobody in this House has anything personally against his appointment. This is a point of law and this must be looked into.

Mr. Chairman : No. I am sure, everybody appreciates that. Anybody else who wants to say anything. Mr. Abdul Majid Kazi.

جناب عبدالمجید قاضی : میں صرف اپنے سمجھنے کے لئے ایک پوائنٹ کی وضاحت کرنا چاہوں گا کچھ ہمارے فاضل ممبران صاحبان نے کہا ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب کے آنے کی وجہ سے استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میں صرف اتنا کہوں گا کہ اٹارنی جنرل صاحب کو چیئرمین صاحب کے حکم سے بلایا گیا ہے اور سب ممبران کے مشورے سے بلایا گیا ہے لہذا یہ پوائنٹ استحقاق کے مجروح کا نہیں۔ بس یہی پوائنٹ میں عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین : اب تو بلایا گیا ہے لیکن آئین کے تحت اٹارنی جنرل کا حق ہوتا ہے اور نیشنل اسمبلی میں وہ آ سکتے ہیں۔ نہ صرف اٹارنی جنرل، منسٹر بھی منسٹر آف سٹیٹ بھی ایڈوائزر بھی آ سکتے ہیں ان کا حق ہوتا ہے جب ضرورت پیش آتی ہے تو انہیں بلایا جاتا ہے ویسے بھی ان کا حق ہوتا ہے خواہ وہ اٹارنی جنرل ہوں منسٹر ہوں یا منسٹر آف سٹیٹ ہوں۔

جناب عبدالمجید قاضی : چیئرمین صاحب یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ ان کا یہ کہنا ہے کہ ان کے آنے سے استحقاق مجروح ہوا ہے یہ کوئی

[Mr. Abdul Majid Kazi]

پوائنٹ نہیں ہے اگر وہ اس وقت آئے ہیں تو وہ چیئرمین صاحب کے حکم سے آئے ہیں۔

جناب چیئرمین : جی جناب بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب چیئرمین صاحب جہاں تک گرامی قدر جناب یحیٰی بختیار صاحب کی ذات گرامی کا تعلق ہے وہ اپنے علمی معیار سے اپنی وکالت کے پیشے کے حوالے اس ملک کے اندر ایک انتہائی محترم اور بلند مقام رکھتے ہیں ان کے علم کا ان کے تجربے کا کوئی مول نہیں اور میں سمجھتا ہوں جیسے کہ کسی معزز رکن نے بجا طور پر ارشاد فرمایا ان کی ذات گرامی سے کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے مگر یہ معاملہ قانون کا ہے اور قانون کے حوالے سے اس معزز ایوان نے اپنی روایات قائم کی ہیں جو نظیر کے طور پر پیش کی جاتی ہیں۔ میں محترم منٹو صاحب کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس قانونی معاملے کا انتہائی تحقیق کی نظر سے جائزہ لیا جائے اور اس جائزے سے جو بات حقائق کی بنیاد پر سامنے آئے کیونکہ اس فیصلے سے ایک نظیر بنتا ہے اس کو عجلت کے انداز میں deal نہ کیا جائے اور تحقیق کے بعد اس مسئلے سے نمٹا جائے۔ میری گزارش صرف اتنی سی ہے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین : جی شیر افگن صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں گو میں قانون دان نہیں ہوں لیکن ایک چیز میری سمجھ میں آئی ہے کہ دو قسم کا قانون ہوتا ہے۔ ایک جنرل لاء اور ایک سپیشل لاء جہاں سپیشل لاء میں کسی چیز کے بارے میں کوئی نشاندہی نہ کی گئی ہو وہاں اس پر جنرل لاء اپلائی

ہوتا ہے اور اسی طریقے سے constitutional law میں اگر ایک چیز mention نہ ہو تو اس کے بعد general provisions جو ہیں، ان کو connect کرکے، gather, together کرکے اس سے جو نتیجہ نکلتا ہے، وہ apply کیا جاتا، اٹارنی جنرل صاحب نے باقاعدہ اپنے طور پر بھی آرٹیکل ۲۶۰ بڑی وضاحت سے پڑھ کر سنایا ہے اور یہ ایک particularly special provision ہے جس میں یہ clear cut کہا گیا ہے کہ اٹارنی جنرل کی پوسٹ جو ہے وہ قطعاً Services of Pakistan میں fall نہیں کرتی، سروس کے لئے تو قواعد ہو سکتے ہیں چونکہ سپریم کورٹ کا جج جس کا متعلقہ آرٹیکلز کا ذکر ہو رہا ہے وہاں وہ

He is a regular servant and he is in the service of Pakistan

اب اٹارنی جنرل کو کسی وقت بھی اپنے اس عہدے سے ہٹایا جا سکتا ہے، اس کے لئے کوئی stipulation نہیں ہے، اس لئے اس میں کسی قسم کے doubt کی گنجائش نہیں ہے کہ

He is not in the service of Pakistan, therefore, all those provisions which were quoted they are not applicable to this.

جناب چیئرمین: نہیں، اس کا سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے، سپریم کورٹ کے جج کی qualifications لکھی ہوئی ہیں، وہاں پر سروس آف پاکستان کا تصور نہیں ہے، سپریم کورٹ کے جج پر service of Pakistan کی conditions لاگو نہیں ہوتی ہیں، وہی conditions ہیں جو آئین میں دی گئی ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین صاحب، کیا سپریم کورٹ کے ججز سروس میں نہیں ہیں؟ وہ ریٹائر ہوتے ہیں، اپوائنٹ ہوتے ہیں، پروموٹ ہوتے ہیں.....

جناب چیئرمین: میری عرض سن لیجئے، جو سروس میں لوگ ہوتے ہیں وہ ۶۰ سال کی عمر میں ریٹائر ہوتے ہیں، جب کہ سپریم کورٹ کے جج ۶۵ سال میں ریٹائر ہوتے ہیں

Dr. Sher Afghan Khan Niazi : That is a constitutional exception.

جناب چیئرمین: جو سروس میں لوگ ہوتے ہیں وہ فلاں فلاں گریڈ میں ہوتے ہیں۔ جب کہ سپریم کورٹ کے جج کا کوئی گریڈ نہیں ہوتا ہے۔ سروس کا جو آدمی ہوتا ہے، اس کی leave conditions ہوتی ہیں، جب سپریم کورٹ کے جج کی اپنی leave conditions ہوتی ہیں۔ جو عام سروس کے لوگ ہوتے ہیں ان کے پنشن کے رولز ہوتے ہیں۔ لیکن سپریم کورٹ کے ججز کے پنشن کے رولز یہاں constitution میں لکھے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: تو اس میں particular special status کے لئے ہے۔

Mr. Chairman : This is not really relevant. There is no dispute about the fact that the Attorney-General is an office not in the Service of Pakistan.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ان کے لئے exceptional status ہے، specific law ہے، یہی تو میں عرض کر رہا ہوں۔

There is an exception from the general law in the form of a statute and specific law that is superior if it is available for particular conditions. Here the provision of Constitution in Article 260 is very much clear

کہ وہ سروس میں نہیں ہیں اس لئے ان کی ایک سپیشل حیثیت ہے ؟

اور اس میں دوسرے جو stipulated conditions or provisions of Constitution for Supreme Court Judges and others are not applicable at all. یہ میری humble submission ہے -

جناب چیئرمین : آپ کچھ فرمانا چاہیں گے -

Syed Iftikhar Hussain Gilani : Thank you Mr. Chairman.

Now that the matter has become purely technical I would also like to make some submissions. There are two explicit articles which deal with the matter in hand. There is Article 100 which talks about the qualifications of an Attorney-General and it says :

> "A person who is qualified to be appointed a Judge of the Supreme Court".

Now, may I revert to Articles 177 and 179. Mr. Chairman, Sir, clause (2) of Article 177 explicitly lays down the qualifications of a Judge of the Supreme Court. If the interpretation that is sought to be put then I feel, as an humble student of law, that this particular Article would have contained, *inter alia,* (a) as for a period so and so (b) and (c) that he has not attained the age of 65. If the purpose was to make it as a qualification then the law framers, I am sure, just as a stute and brilliant law framers we have today, the Constitution makers would have in their wisdom said so as a sub-clause (c) to clause (2) of Article 177, namely, "and that he has not attained the age of 65". So this qualification (Article 177) is totally independent in this context of Article 179.

My submission, Sir, is further fortified because there are two provisions comparable. Another point is that in the case of Attornery-General the appointment continues with the pleasure of the President. I said, there is nothing ever redundant in any law and particularly in the Constitution one can never say that a part or a word or a comma or a semi-colon is redundant or is being added just for the fun of it, if that was the purpose then there was no need to give that provision concerning continuance in office, as in the case of the Chief Election Commissioner again a period has been specified. That is a tenure post *i.e.* three years. I totally agree with the observations and submissions of the Attorney-General that there also a person who is qualified, as in accordance with the provisions of Article 177 alone, not read with Article 179, can be appointed Chief Election Commissioner for a period of three years further to be extended by the National Assembly for one year more.

Besides the legal aspect and I am glad you are in the Chair, we need not encumber you more, I would like to bring to your notice and the notice of this honourable House

[Syed Iftikhar Hussain Gilani]
that under this very Constitution whether it is in our domain *i.e.*, the Senate, to interpret the constitutional provisions. These are the powers of the President given to him under the Constitution to make an appointment. Whether this august House of the parliament can rule that the President has made this appointment which he was not competent to make or this appointment is illegal. What will we get out of this exercise? Assuming, I take the scene, Sir, that this House comes to a conclusion that the interpretation of this Article is not correct as made by the President, even then I think. Sir, the matter will have to go to a court of law because that is the only forum, that is the only competent limb of the Government which has the authority to interpret the Constitution. Yes, in the oath we say, "we shall preserve, protect and defend the Constitution" but we do not interpret the Constitution. I feel, Sir, we will be encroaching into a domain which, in my very respectful submission to the feelings of the Members of this honourable House. is not within our jurisdiction. Yes, the matter could be brought to the notice of a superior judiciary, I do not know how but I think this is the authority, the prerogative, the power of the President to appoint a person and he in his wisdom under the Constitution has made an appointment. If we have any doubts, I feel, Sir, that this is not the forum to interpret the Constitution particularly where such intricate question, now apparently it seems it has become a little intricate, though with due deference, not to my mind. I think, the Constitution is very clear over a period of time. Mr. Chairman. Sir, you are all aware that the Attorney-General, the Chief Election Commissioner, these are the posts where you need experienced lawyers. In any case, as the worthy member observed, the legislators do not have a retirement age, so don't the lawyers have an age of retirement and if we start fixing these ages giving interpretation, which I believe could not have been meant by the law makers, I think, we will be entering into a jurisdiction which will be beyond our domain. Thank you.

Mr. Chairman : As you rightly said, there is no retirement age limit, but the question here is, a lawyer, if he is over sixty five, can he be appointed to the Supreme Court ? Can he be appointed for the matter to the High Court? So, as far as the lawyer is concerned he does stand retired for the purposes of appointment to the Supreme Court after he has reached the age of sxity five.

Syed Iftikhar Hussain Gilani : Sir, as I submitted, I will again reiterate, if that was the purpose Sir, then Article 177 very easily could have sub-clause (c) to clause (2). The basic submission I have made is this that Article 177 prescribes the qualifications about all. Now, there is another article which prescribes when does he cease to be holding that post ?

Mr. Chairman : No. no. That is not the question. The question is, at the time the Attorney-General is appointed, Prof. Khurshid Ahmed conceded and I think, rightly so, that if a person is validly appointed then even if he crosses the age he may not be removed just because he is now no longer qualified. Because at the time of

his appointment he was qualified and the Constitution does not lay down that the person appointed as Attorney-General shall retire on a certain age. Therefore, what they are insisting upon is that at the time of his appointment he should fulfil the qualifications. If he stands validly appointed then he may continue beyond the age of sixty five because there is no provision which says that he must retire on that date. The only qualification is that for purpose of appointment he should be qualified. I think that is what the idea is.

Syed Iftikhar Hussain Gilani : Yes, I got the point that is why I am insisting on this that the qualifications are only contained in Article 177, particularly where there are other posts they rely on the qualifications of a Judge of the Supreme Court. For instance, now under Article 182 I believe even a Judge of a Supreme Court on ad hoc basis can be appointed who has already reached the age of superannuation under this Article.

Mr. Chairman : Ad hoc Judge is not the same thing as a Judge.

Syed Iftikhar Hussain Gilani : But as I said the qualifications given are that he has to be a Supreme Court Judge.

Mr. Chairman : If you look at the definition of a Judge, it is given in Article 260, it says:

> "Judge" in relation to the Supreme Court or a High Court, includes the Chief Justice of the Court and also includes—
>
> (a) in relation to the Supreme Court, a person who is acting as a Judge of the Court; and
> (b) in relation to the High Court, a person who is an Additional Judge of the Court;

So, it does not include an adhoc Judge.

Syed Iftikhar Hussain Gilani : What I meant was that these qualifications are applicable there also. But in their wisdom the qualifications' article is separate i.e. Article 177. Then it follows when he is to retire as a Supreme Court Judge. A High Court Judge retires at the age of 62, the Supreme Court Judge retires at the age of 65 and if we give this interpretation to it I think it will be totally against the spirit of the Constitution itself and as I said then Article 177 should have contained amongst the qualifications that these are the qualifications a, b and c. It could have been very easily said that he has not attained an age of 65. That would have added to the list of qualifications required. So, my submission is and as I said with due deference and regards, 'aren't we going beyond our constitutional jurisdiction to interpret a constitutional provision'. There are superior courts in the country and under the Constitution that is their jurisdiction to interpret the provisions of the Constitution

[Syed Iftikhar Hussain Gilani]

whenever a doubt arises, and approached by the Government or an individual. Thank you.

Mr. Chairman : Yes, Prof. Khurshid Ahmed, you want to say something ?

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! محترم وزیر قانون کے
ارشادات کے بعد صرف آپکی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ دستور
میں الفاظ کی بڑی اہمیت ہوتی ہے اور Interpretation of Statutes
میں آپ جانتے ہیں کہ صرف الفاظ ہی نہیں بلکہ sub headings and titles
بھی ہم consider کرتے ہیں ۔ آرٹیکل ۱۰۰ اگر آپ دیکھیں تو وہاں جو
الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ بہت واضح ہیں وہ یہ ہیں ۔

"being a person qualified to be appointed a Judge of the Supreme Court."

اب آپ یہ دیکھئے کہ آرٹیکل ۱۷۷ جس پر وہ انحصار کر رہے ہیں اس کا
جو sub title ہے وہ کیا ہے وہ qualifications نہیں یعنی
qualifications ساری کی ساری آرٹیکل ۱۷۷ کے اندر exhaust
نہیں ہو گئیں بلکہ qualifications ہی آرٹیکل ۱۷۷ اور ۱۷۹ میں
contained ہیں ، اگر آرٹیکل ۱۷۷ میں ایک سب کلاز کا اضافہ کر کے یہ کہا جاتا ،
has not attained the age of 65. تو یہ آرٹیکل ۱۷۹ redundant ہوتا بلکہ وہاں کہا
گیا ہے ۔ appointment of Supreme Court Judge اور qualifications ان دونوں چیزوں
کو cover کرتا ہے یعنی appointment کی تمام شرائط جس میں age
بھی ایک اہم condition ہے اور میں آپ کی توجہ مبذول کراؤں
گا اس طرف کہ ۱۹۷۶ء میں Fifth Constitution Amendment ہوئی تھی
اور وہاں پر central issue ہی یہ تھا کہ جج کی ریٹائرمنٹ کے لئے جو

age کی limit ہے اور جو time اور tenure ہے ان میں کیا
flexibility پیدا کی جا سکتی ہے ۔ یہ صحیح ہے کہ بعد میں وہ
delete کر دی گئی لیکن اگر اس کو آپ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ
دراصل tenure, time, age یہ بھی اس میں اتنے substantive issues
ہیں اور جس جگہ لفظ qualifications استعمال ہوا ہے تو
وہ cover کر رہا ہے دونوں آرٹیکلز کو ۱۷۷ اور ۱۷۹ کو اور دستور
میں اور خصوصیت سے دستور کے ہیڈنگ میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے
جس کی بنا پر یہ کہا جا سکے کہ کوالیفیکیشنز جو ہیں وہ exhaust ہو
جاتی ہیں آرٹیکل ۱۷۷ میں اور آرٹیکل ۱۷۹ تک جانے کی ضرورت نہیں
رہتی ۔ اس لئے

both of them have to be taken together and not in isolation of each other. Thank you.

Mr. Chairman : There is just one thing. You are quite right Mr. Law Minister, that normally as we have already given so many rulings, we would not enter into the domain of the superior judiciary which is to interpret the Constitution. . But there is one caveat to this and I have myself in one or two rulings mentioned this that where the interpretation of the Constitution in some way effects the procedure of this House then I have to interpret. I have no choice but to interpret. Therefore, wherever the House procedure is involved and here it does become involved because the Attorney General has the privileges of the Members of the House and he has the right to sit in the House and under Article 57, he has the right to participate in the proceedings. Therefore, the matter does become a gray area. I would not say gray area becomes an area where I have to decide what do I do ? I cannot leave it to the courts because normally a question like this would be left off the courts. In so many cases we have done it. We have said this is not the concern of this House. Somebody raises a question that the Assemblies have been wrongly dissolved, we say we are not concerned, yes you can debate it but then whether they are rightly dissolved or wrongly dissolved it is for the court to decide. But supposing the matter is so connected with the procedure of this House that the Chairman or the Speaker has to take a decision then what do we do ? So, therefore, I think this matter may also be examined.

Syed Iftikhar Hussain Gilani : Sir, I just thank you but in case as I said assuming that this honourable House holds that this constitutional provision has been violated and the court holds otherwise because any party can go to a court. Then, I think

[Syed Iftikhar Hussain Gilani]

that the jurisdiction of the court we will have to accept it because that is how the laws are implemented in a country and under the Constitution itself what the High Court would say or a Supreme Court would say, we will all be bound to obey that. So, therefore, as I said Sir, that this exercise going through all this what will be the result that we will achieve. I share your anxiety but I still. . . .

(Interruption)

Mr. Chairman : Supposing the court gives a certain decision, of course, I don't know what the Constitution says, I have not examined it but out of respect we would follow the judgement of the High Court but if there is no judgement of the court then what do we do ?

(Interruption)

Prof. Khurshid Ahmed : I have an observation Mr. Chairman. First, of course, there is no judgement available from the court. Secondly, even if there is a judgement available, I think, as far as Parliament is concerned, Parliament has the right even to amend the Constitution. So, Parliament has a right to go by its own interpretation and then amend the Constitution, if necessary, so that the judicary takes care of that. It is not necessary that because of a judgement the Parliament is bound by their judgement ipso facto. So, I think, we will have to be very careful on that account as well.

Mr. Chairman : Syed Abbas Shah.

Syed Abbas Shah : I am repeating the same thing almost. If the court does not have any judgement on an issue and the issue is raised before the House, the House is a sovereign body and it is competent to having its own interpretation and if there is another interpretation coming from the Supreme Court finally, we have to bow before that. But now the issue is before the House and it has to be decided.

جناب چیئرمین : جی جناب قاضی صاحب۔

قاضی عبداللطیف : سوال یہ ہے کہ جہاں تک اس مسئلے کا تعلق اس ایوان سے ہے ہمارے قواعد میں یہ تشریح کی گئی ہے کہ چیئرمین کے فیصلے کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس کا تعلق اس سے ہے کہ اٹارنی جنرل یہاں آ سکتا ہے یا نہیں آ سکتا۔ موجودہ اٹارنی جنرل جو اس عمر تک پہنچا ہو۔ اور اس دستور کے تحت اس کا فیصلہ کرنا، یہ

چیئرمین ہی کا کام ہوگا۔ اور چیئرمین کے فیصلے کو عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا یہ کہہ دینا کہ اس کے بعد چیلنج کیا جائے گا اور پھر اس پر کوئی پرابلم پیدا ہوگی یہ میرے خیال میں خلاف قواعد ہوگا۔

جناب چیئرمین : جی جناب اعتزاز صاحب۔

Mr. Aitzaz Ahsan : I do not have frankly very much to add to what the Attorney General and my colleague, the Justice Minister have submitted. I think, they have very succinctly stated the issue and have elaborated it and I endorse and I adopt their arguments completely. I may draw however, the attention of this House on one or two matters which are visible from the Constitution. The first, Mr. Chairman, it seems does agitate your mind and naturally and quite truly is important and very fundamental issue. You are confronted with a situation where you have been informed that a gentleman taking part in the proceedings of this House is not qualified to participate in those proceedings. The contention of the gentleman and some others, be they members or persons entitled to participate like me, is that he is qualified. So, there is a live issue before you Mr. Chairman, which concerns the proceedings and the composition to some extent of this House. So, no doubt you feel constrained to pass a ruling, to give a ruling on the issue of the qualification. I submit with great respect Mr. Chairman, that you are not obliged to give a ruling for more than one reasons. The reason Mr. Chairman, is that as pointed out by the Justice Minister and I have adopted his arguments and I will go a little further than those arguments. The reason Mr. Chairman, is; assume for a moment that it is not the Attorney-General who is being called a stranger to the House, assume that one of the Members, one of the Senators sitting in the House and assume too that he is a Senator of a minority party, his qualification is challenged and the objection taken is that he was not qualified to be elected not that he has assumed disqualification which would bring it under 63(2) that if a person becomes disqualified then the Chairman will refer to the speaker, assume that it is stated that he was *ab initio* disqualified, if the gentleman sitting on this bench, assumed it is taken, the objection is taken, he was not 25 years of age or 30 years the qualifying age for becoming a Senator, and assume that the majority, it is a privilege motion, ultimately the House deems it proper to rule upon it by its own fiat, now assume the majority says that 'yes' the gentleman is not qualified, Mr. Chairman, the House and the House means the majority in the House would get the licence thereby to disqualify every Member of the House sitting in the minority. This can not be the intent of the Law, that is why I go to the extreme end of the argument that agitates your honour's mind to bring it back to where it must lie because if we go by the pendulum one extreme to the other extreme then somewhere logic lies straight in between. It can not be the extreme that the House will assume unto itself the power and authority to determine the qualification and disqualification of the Members that can not be so, there is a forum provided for that. There will always be forums provided for that. The forums for that are the courts of law as the Justice

[Mr. Aitzaz Ahsan]

Minister has aptly pointed out and I will refer Mr. Chairman, to you, the well known case, I am sure quite known to you, you are well aware. You have dealt with that case, that judgement of the Supreme Court, at this moment, I do not have the facility of having the book but I know Mr. Chairman, you are quite aware of Farzand Ali's case (Lt. Col.) which arose from the question of disqualification of Members of the National Assembly and went to the Supreme Court after a full Bench of the Lahore High Court had given a judgement in what was known as ANK Leghari case. In Leghari case the appeal was filed and Lt. Col. Farzand Ali went up to the Supreme Court. The Supreme Court reference Mr. Chairman, for your honour and I am sure you are aware, is PLD 1970, Supreme Court, Page 98, in that what had been taken, it is long discussion and the Court in a quo warranto proceeding have said that the court is the competent authority to determine the qualification or disqualification, as to other authorities if the member or the person has a colour of office that is sufficient, the mere colour of office he may not be qualified. Inherently it may be discovered that he is not qualified. Assume that he is not qualified but then first see, does he or does he not have the colour of office. If he has the colour of office Mr. Chairman, he may be disqualified subsequently but he has the right to walk into that through that door and come and participate in the proceedings of this House and nobody's privilege can be thereby violated unless the court, the final arbiter of the question of fact of qualification or disqualification comes to the conclusion that the Member was not actually qualified, thereafter, if he then participates, he is divested of the colour of office and then there would be a breach of the privilege of the House until that moment the House would not exercise its authority, its discretion to punish or to resolve in respect of privilege in relation to any person who by a notification has been appointed Attorney-General by the President and thereby has the colour of office until and unless the court itself a court of competent jurisdiction has finally ruled that he is not qualified and does not therefore, have the colour of the office of Attorney-General or whatever.

So, much so, for Mr. Chairman, the forum I would strongly endorse the arguments of my learned friend, the Justice Minister. This is not the proper forum. The proper forum is the court. Members can move it in quo-warranto under Article 199 of the Constitution. Again, Mr. Chairman, you are well aware, as a lawyer of your competence need not be reminded that a quo-warranto petition can be moved by any person not necessarily by a Member. It is not the duty of the Chairman to rule on that or to be agitated on that issue. It can be moved by any person and any citizen of Pakistan can move it and go to a court if he is so concerned. Any learned Member, any Senator can go to a court and so can any other citizen. So, the forum, Mr. Chairman, are the courts of law if they rule finally and a question of breach of privilege will thereafter arise not before that. It will still not apply and I refer again to Farzand Ali's case and I refer to that because in Farzand Ali's case Article 111 of the 1962 Constitution was discussed where proceedings are not vitiated and, therefore, privilege will not have been in breach if a person not qualified takes part in the proceedings of the House and this is a provision contained in this Constitution as well.

Mr. Chairman, there is another minor issue because the language of Article 100, as I have seen, is:

> "The President shall appoint a person, being a person qualified to be appointed a Judge of the Supreme Court to be the Attorney-General for Pakistan".

The Constitution, Mr. Chairman, has no two concepts. They are perhaps two sides of the same coin but as the Justice Minister rightly pointed out, "there can be no redundancy". Redundancy cannot be attributed to the Constitution. When the Constitution says 'qualified', it means qualified. When the Constitution says 'disqualified', it means disqualified, and if the Constitution uses the term 'qualified' in one article and 'disqualified' in the other then what it means is that when we are referring to qualifications, we will refer to qualifications and when we are referring to disqualifications we will refer to disqualifications. As I refer, Mr. Chairman, to Article 62 and Article 63 of the Constitution for the simple distinction as you, Mr. Chairman, again, as a lawyer whom I have admired for all the years that I have practised, as you have throughout those years as you know, Mr. Chairman, being a senior by a very few years but has always been a teacher and also a guide, Article 62 of the Constitution prescribes the qualifications of the Members of the Houses of Parliament, Article 63 provides the disqualifications. Now, these are two different cocepts. Let me make it very clear, Constitution cannot be deemed to be redundant. It can not be said, well they provided the qualifications, what was the need for disqualifications. It cannot be said that he who is qualified will not necessarily be disqualified because he comes under Article 62 and cannot, therefore, come under Article 63. It cannot be said that qualifications are necessarily also the disqualifications. Now, Mr. Chairman, Sir, the Constitution makers said in Article 62 that a person shall not be qualified to be elected or chosen as a member of Parliament unless (a), (b), (c), (d), (e), (f), (g), (h), (i) and they said in Article 63 and I will give reasons and rationale and I will submit, Mr. Chairman, also the *raison D'etre* of this. In Article 63, they said a person shall be disqualified from being elected or chosen as, and from being, a member of the Majlis-e-Shoora (Parliament), if hit again by a, b, c, d, e, f, g, h, i, j, k, l, m, n". Now, Mr. Chairman, the second Article could have been continued as the same Article 63 except that Sub-paras a, b, c, of 63 could have been numbered as (j), (k), (l), (m), (n), (o), (p), (q), (r), (s), (t), (u), (v), of Article 62, but no—Mr. Chairman, a qualification is different from a disqualification. When the question of appointment comes 'appointment', you have only to see the qualification and when an election petition is filed, the court may go into disqualifications. When the matter is being scrutinized by the Returning Officer in accepting the nomination papers he will only say are you about 25 years of age ? Yes, Sir. Then he says, are you a citizen of Pakistan ? He says 'yes', I am a citizen of Pakistan. He will be qualified if he is a citizen of Pakistan. He will be qualified if he is, in the case of National Assembly, not less than 25 years of age and is enrolled as a voter in any electoral roll for election to a Muslim seat or non-Muslim seat, as the case may be, in that Assembly and in the case of the Senate not less than 30. Now, the Returning Officer will ask 'are you 25 ?' 'Yes, I am 25' Are

[Mr. Aitzaz Ahsan]

you a citizen of Pakistan ? Yes, Sir. Here is my Identity Card or citizenship certificate. Only the qualifications at the time of appointment are necessary. Then, I go to a court and say Mr. so and so was disqualified, that will be an election petition. That will be persubsequence the appointment. At the time of appointment, when we refer now to Article 100, Mr. Chairman, we have only to refer to Article 177 and not to 179. Article 100 refers to the qualification and we have to see where in are the qualifications, not the retiring age. That is a disqualification. Where in are the qualifications of the Judge of the Supreme Court expressed and then let us look at Article 100. It does not say that he is not disqualified to be a Judge of the Supreme Court. Had Article 100, Mr. Chairman, read, the President shall appoint a person, being a person not disqualified to be appointed a Judge of the Supreme Court to be the Attorney-General of Pakistan, it would have meant that the retiring age is being incorporated in this clause. Then the court and anybody required to look into and examine the vires of the appointment would have to see whether he is 65 or over 65 but in its wisdom, the Constitution read together with the definition of service of Pakistan, read together with the appointment of the Chief Election Commissioner under which, Mr. Chairman, the same language......

(Interruptions)

Mr. Chairman : Will you read Article 230 ?

Mr. Aitzaz Ahsan : I will come to that if you permit, Sir and allow me. Let me just finish this, I will come to that separately. We will examine that. I will examine it with you, Mr. Chairman, by your leave. **By your leave, Sir, I will examine it and take the break-up of it with you and I stand by that. But my submission here,** I was just to **conclude it, is that** when this **language is used 'appointed' , 'being a person qualified to be appointed' and does not say disqualified to be appointed, then we have to refer only to Article 177 and Article 177 says a person shall not be** appointed—this is 177 qualifications—a Judge of **the Supreme Court unless he is a citizen of Pakistan. Mr. Yahya Bakhtiar is** undeniably **a citizen of Pakistan. He has, for a period of or for periods aggregating not less than 5 years, been a Judge of the High Court including a** Judge of the High Court etc., or alternatively, has for a period of or periods aggregating not less than 15 years been an Advocate of a High Court including a High Court which existed in Pakistan at any time before the commencing day.

Prof. Khurshid Ahmed : **Point of Order, Mr. Chairman.**

Mr. Chairman : Yes, please.

Prof. Khurshid Ahmed : Point of order.

I think Article 177 gives disqualifications and not qualifications because it says that a person shall not be appointed a Judge of the Supreme Court unless. . . . ." and so on. It is disqualifications. So, you are confusing the two.

Mr. Aitzaz Ahsan : I am sorry Mr. Chairman, my learned friend has not been able to really comprehend the scope of my arguments. For that, of course, I am alone to blame but my submission Mr. Chairman, is that when I am talking of the word 'appointed' I am looking at Article 100. Article 100 is relatable to the Attorney General. There we have to see whether it is 'qualified to be appointed or not disqualified to be appointed'. I cannot read that term into every article of the Constitution. When we look at the Attorney-General we have to see the relevant portion which is whether he is qualified or disqualified. The relevance of the language of the article that is there on the Supreme Court is not relevant except by vicariously in a process of incorporation and I will have to dwell on that for a little while and may not be able to make myself understand, again if I go into that but I will in short submit in response to my learned friend's interjection and point of order that what is relevant is Article 100. The rest is only vicarious and by incorporation.

Now, we have to see there are qualifications for appointment as Judge of the Supreme Court i.e.he must be a citizen of Pakistan and must have practised at the Bar for a certain number of years. It is not disputed that the Attorney-General of Pakistan is thereby fully qualified. Now, the question is Article 179 prescribes a disqualification for the Judges of the Supreme Court but it is not incorporated in Article 100 because disqualifications are not incorporated, qualifications are incorporated.

I come now Mr. Chairman to the reference that you, Sir, made to the qualifications and the language concerning the Chief Election Commissioner, and I submit Sir, that I would read that and submit Article 213(2). Now, there are two independent portions of that both are qualifications in the sense of the terms and conditions. It says that no person shall be appointed to be a Chief Election Commissioner unless he is or has been a Judge of the Supreme Court or is or has been.............and so on.

Mr. Chairman : You first take it like this, you see, for qualifications for appointment to be a Chief Election Commissioner; a person who is a Judge of the Supreme Court he can be appointed; a person who has been a Judge of the Supreme Court now he could be retired that means over 65, he is also competent; a person who is or has been a Judge of the Supreme Court or a person who has been his office is now terminated for some reason either resigned or retired, for whatever reason, he is also qualified; or has been a Judge of the High Court and this is the third qualification; Or has been a Judge of the High Court and is qualified under paragraph (a) of Article 177 which means he should have been a Judge of the High Court for at least five years. Any Judge of the High Court is not qualified but a Judge of the High Court who has held office for five years is competent under Article 213(2) to be appointed as Chief Election Commissioner. Every Judge is not eligible.

Mr. Aitzaz Ahsan : Permit me, Sir. Now, the literal interpretation that is being made because the word is, "and is qualified under paragraph (a) of clause (2) of Article 177 to be appointed a Judge of the Supreme Court". Now, the submission is that if

[Mr. Aitaza Ahsan]

these were to be imported again there "and is qualified" and it becomes a rider on the former clause.

(*Interruptions*)

Mr. Salim Saifullah Khan : Point of order Mr. Chairman.

Sir, we have heard the honourable Interior Minister for the last thirty minutes. I thought he was just going to make a brief statement and he had said in his opening remarks that he has not even studied the case which I think is correct because he is not really relevant.

Mr. Chairman : No, Sir, he is relevant. I think the matter is very important and I would like to hear the honourable Interior Minister. Mr. Aitzaz Ahsan, one or two other points that you mentioned I would like your response on that.

Mr. Aitzaz Ahsan : Mr. Chairman, I am in your hands entirely. Whenever you ask me to stop, I will stop.

Mr. Chairman ; No. No. I would like your views. One point you mentioned that the power would be given to the majority to oust a member, that is not exactly the case here and I do not think the majority has the power but please examine, I think the House of Commons which is the source of all parliaments in the world, the House of Commons has a right to determine its composition and, therefore, by a majority they can oust a member and there was a case on it.

No. 2, you raised the question that if a person is not qualified to be elected and he comes into the House, can the majority remove him ? I think, there is a bar under Article 225 which says that no election to the House can be questioned except through the election tribunal. So, if let us say the person is not qualified and still has been elected which means a notification has been issued, he has taken oath, he is a member then Article 225 places a bar on it and says that no election can be questioned except in that manner. Of course, if there is a subsequent disqualification, the matter can be raised before the Chairman or the Speaker and he can make a reference to the Chief Election Commissioner under the relevant article. So, if you would please like to give your views on that.

Thirldy, also I would like to have your views on this question that you have drawn a distinction between qualifications and disqualifications Articles 62 and 63, but not as to how a qualification becomes a disqualification. Can you read them distinctively? For example, I will just give you a straight example, supposing a matter is raised before the Returning Officer and the Returning Officer is told that the man who is filing his nomination paper has acquired the citizenship of a foreign state and he presents documents to the Returning Officer. Would he still accept it because this is under the disqualifications. Supposing, he says, Sir, the person is in the service

of Pakistan; he is, let us say, holding the post of a Deputy Commissioner; will the Returning Officer refuse to look into the argument or would he be forced to say, yes, you are disqualified because there is a difference in language between Article 62 and Article 63. Article 62 says that a person shall not be qualified to be elected or chosen as a member unless he has the following qualifications. Article 63 says that a person shall be disqualified from being elected....and so on. That attaches to the point of election. The article further says; "or chosen as or from being a member....". So, if a person who suffers from these disqualifications, he can be questioned at the time of being elected *i.e.*, before the Returning Officer and then subsequently when he is a member, his membership can be questioned and under Article 63 he shall be disqualified from being a member. So, it is another phase of that process but the question would be that supposing some person suffers from these disqualifications and this matter is squarely raised before the Returning Officer very straight thing like, "Sir, he is not a citizen of Pakistan", for example, or that he is a Deputy Commissioner or let us say something very patent and obvious that he has been dismissed from the service of Pakistan on the ground of misconduct and here is a notification; then what would the Returning Officer do ?

Mr. Aitzaz Ahsan : Mr. Chairman, let me first say very simply that I can brief you on this. There is a ruling, I believe, of the Division Bench of the High Court on the issue that what can the Returning Officer do at the time of accepting the nomination papers. He cannot go into an inquiry.

Mr. Chairman : Inquiry—yes, I agree with you. Supposing the question is; what is your age and he says, "Sir, my age is 27". Somebody says he is 23 and the inquiry starts because there is a disputed question of fact. I agree with you but let us say there is no disputed question of fact. A man is dismissed from service and a notification is produced that he is dismissed from service.

Mr. Atizaz Ahsan: May I just submit one further thing and then I think I will be a little clearer and that is actually to assume the scheme before the Eighth Amendment. This Article 62 has been greatly and severely affected by the Eighth Amendment. Eighth Amendment has added clauses (d) to (i) and, therefore, have created a kind of confusion and a kind of gray area that Mr. Chairman, you are mentioning here in 62 also. Such clauses which boggle ones mind as to how to determine whether the candidate has a good character and not commonly known as one who violates Islamic Injunctions. He will require an enquiry of fact but for a moment to be able to interpret 100 and 177 which have not been touched by the eighth Amendment. For a moment, leave (d), (e) and (f) (of Article 62) out the Eighth Amendment part, out as we beseech that these be kept out in a more formal way but in any case for better understanding see (a), (b) and (c). Now (a), (b) and (c) are the sole criterion for being determined at the time of scrutiny. That is what you Mr. Chairman, pointed out and aptly, that is why the words in the beginning, "and from being", have not been included because it is at all subsequent stages that besides being chosen or elected a member the continuance of the membership is also relevant, not here. Here before the

[Mr. Aitzaz Ahsan]

officer scrutinising the application all that is relevant is (a), (b) and (c) the qualifications to become a member or a candidate. Article 63 then goes into those enquiries then I am leaving the other clauses of 62 out the Eighth Amendment clauses. Article 63 then deals with all those clauses in which enquiry can be required, evidence is to be required, witnesses are to be required, cross examination would be required, evidence would be challenged, counter evidence, counter affidavits would be required that is all contained in Article 63 and that is the disqualification from being a member or even being chosen or being elected.

Mr. Chairman : I think we will take it up on the next day when I am here, I will not be here on 30th. So, we will take it up when I am here.

Mr. Aitzaz Ahsan : But I think Mr. Chairman, that I have made my submissions more than elaborately.

Mr. Chairman : Even if there is anything further you want to say you are welcome.

Mr. Aitzaz Ahsan: But I may be excused if I am not present on that day.

Mr. Chairman : No, no perfectly alright.

Syed Iftikhar Hussain Gilani : Mr. Chairman Sir, as a Law Minister I think, I must bring it to the notice of this honourable House, again I consider it my duty that as I was speaking of the forum; that assuming, as I said, that this House holds that he is not competent to sit in the House that does not bind the Government of Pakistan to accept that he is not an Attorney-General of Pakistan because I still as a Law Minister of Government of Pakistan say that this is within the jurisdiction and prerogative of the Government of Pakistan to appoint an Attorney-General within the provisions of Constitution of Pakistan which again I beg to reiterate is only the jurisdiction of the superior courts of Pakistan to interpret the Constitution by which we are bound. Otherwise neither the citizens nor the Government of Pakistan as such is bound to accept the interpretation of either of the Houses and anomaly may even arise to the extent that the Attorney-General who is declared by this House that he is not competent or he is a stranger in this House may be permitted to sit as an Attorney General in the National Assembly and perform his functions as an Attorney-General before all the courts of Pakistan. So, I thought that I must bring that to your kind notice also. Thank you.

Mr. Chairman : Syed Abbas Shah.

Syed Abbas Shah : Winding the agruments of the learned Law Minister I feel if they still appoint that when the House disqualifies him and we go to the court and the court upholds the position of the Parliament or the Upper House correct, so, this will be a treason under Article 6 by the Government

by the ruling party and I don't think that the Law Minister will advice his Government to act on this to violate Article 6 and be committed to treason.

Mr. Chairman : Anyhow we are now getting into deeper waters. Let us adjourn this House to 30th of March 1989 at 4.30 p.m. We will take up this matter when I am in the Chair next time whenever that it is. The House is adjourned.

[The House adjourned to meet again at four thirty of the clock in the evening on Thursday, March 30, 1989]

PCPPK—Litho/2759/88-89/Senate—16-10-91—300 Books.